عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۳۶

قیامت میں

گروہ

بکن کارے کہ سودے دارد آخر

قادیانی مربی

قبول اسلام

مرزا طاہر کے باپ مرزا محمود کا کردار وہ محمود نہیں مذموم تھا

ایک قادیانی کے خط کا جواب۔

ربوہ میں

بغاوت کی لہریں

مرزا طاہر کی قادیانی دانشوروں سے

سوشل بائیکاٹ کی تلقین

کنور ادریس بحیثیت چیف سیکرٹری سندھ

کیا سندھ کو پاکستان سے الگ کرنیکا ارادہ ہے؟

ارشادِ نبوی

جہاد

جس نے جہاد نہ کیا۔ نہ مجاہد کو سامان مہیا کیا۔ نہ مجاہد کے اہل و عیال کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی۔ وہ قیامت کے روز شدید آفت سے دوچار ہوگا

عطیہ اشتہار:۔ ازبندہ خدا

ہوالشافی ـــــ افتخار الاطباء

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

○ غربا کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب: موسم گرما، ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۳ تا ۹ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ ، مطابق ۱۰ تا ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء | شمارہ : ۳۶

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ــــ دین محمد فریدی
جھنگ ــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ــــ مولانا کریم بخش
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد ، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــــ آفتاب احمد
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف
باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

[redacted]

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
ــــ فون : ۷۱۱۹۷۱ ــــ

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۔/۱۵۰ روپے ــــ ششماہی ۔/۷۵ روپے
سہ ماہی ۔/۴۰ روپے ــــ فی پرچہ ۔/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

القرآن

یسبح للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم ٥

ترجمہ: اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں۔ وہ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے زبردست ہے حکمت والا ہے۔

حدیث

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ تم کو تو ایک طرف کرتے اور تمہارے بجائے دوسرے لوگوں کو لے آتے کہ وہ گناہ بھی کرتے اور اس پر مغفرت بھی طلب کرتے تو وہ ان کی مغفرت فرماتا۔

— مسلم —

اقوال زرّیں

- عقل، ہمت و محبت کو بڑھاؤ
- ایمان، سچائی، نیکی کو عزیز رکھو۔
- جھوٹ، غیبت، چغلی سے پرہیز کرو۔
- موت، احسان، نصیحت کو یاد رکھو۔

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کیلئے شائع کی جاتی ہیں ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔
لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات مبارکہ درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کیمطابق بیحرمتی سے محفوظ رکھیں

سندھ میں قادیانی چیف سیکرٹری کی تقرری

کیا سندھ کو علیحدہ کرنے کی سازش تو نہیں

اخبارات میں یہ خبریں آچکی ہیں کہ کنور ادریس کو صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری مقرر کیا جاچکا ہے ہمیں کنور ادریس سے ذاتی دشمنی نہیں بلکہ کسی بھی قادیانی سے ذاتی دشمنی نہیں ہے ہاں ہم قادیانیوں کے اس وجہ سے مخالف ہیں کہ وہ مشہور ملعون و مردود مرزا قادیانی کو نبی، مہدی اور مسیح مانتے ہیں حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔ چونکہ پاکستان ایک اسلامی اور مسلم مملکت ہے اور یہاں کی اکثریت مسلمان ہے اس لئے کسی غیر مسلم کو کسی بھی اہم پوسٹ پر لگانا پاکستان اور اسلام دوستی ہرگز نہیں کہلائی جاسکتی۔ غیر مسلموں میں خاص طور پر جو مرتد یا زندیق ہیں انہیں اسلام زندہ رہنے کا بھی حق نہیں دیتا چہ جائیکہ انہیں مسلمانوں پر مسلط کر دیا جائے۔

موجودہ حکومت اگر پاکستان کی خیر خواہ ہے اور وہ متحدہ وفاق پر یقین رکھتی ہے تو وہ یقیناً اس بات کو برداشت نہیں کرے گی کہ کوئی شخص یا کوئی جماعت اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرے یا اسے توڑنے کی کوشش کرے اور نہ ہی پاکستان کے غیور عوام اس بات کو برداشت کرسکتے ہیں قادیانیوں کے بارے میں ہم ایک دفعہ نہیں بیسیوں دفعہ تحریری ثبوت کے ساتھ یہ لکھ چکے ہیں کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے حامی ہی نہیں بلکہ یہ ان کے ایمان کا جزء ہے کیونکہ ان کا دوسرا نام نہاد خلیفہ آنجہانی مرزا محمود جسے قادیانی اپنا "امام"، "مامور من اللہ" اور "مصلح موعود" کہتے ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ اول تو پاکستان بنے گا نہیں۔ یعنی تقسیم ملک ہوگی نہیں اگر ہوگئی تو ہم دوبارہ اسے متحد کرنے یعنی اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کریں گے۔

اس مرزا محمود نے اپنا الہام یا خواب بیان کیا کہ گاندھی جی آئے اور میرے ساتھ پلنگ پر لیٹ گئے جس کی تعبیر اس نے اکھنڈ بھارت سے لی اور یہ کہا کہ گاندھی جی کا میرے ساتھ پلنگ پر لیٹنا ہندوستان کے دوبارہ متحد ہونے کی دلیل ہے۔

قادیانی خواہ کوئی ہو اس کے نزدیک اپنے خلیفہ کی اطاعت فرض ہے چنانچہ آنجہانی مرزا محمود کہتا ہے "جب تک جماعت کا ہر شخص (نام نہاد خلیفہ) اس کی اطاعت میں زندگی بسر نہیں کرتا اس وقت تک کسی بھی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔"

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء ص۶، ماخوذ از حصار امن و ایمان و یقین)

"خلافت ہر فرد جماعت کی ہر عزیز سے عزیز تر چیز سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے جس کے لئے ہر قربانی کے لیے احمدی تیار ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ "خلافت زندہ ہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن (قادیانی) آمادہ کھڑا ہو۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ ص۲۲۳ ۔ ۲۲ اگست ۱۹۴۷ء)

اپنے خلیفہ کے متعلق قادیانیوں کا ایمان یہ ہے کہ وہ اسی طرح پاک اور معصوم ہوتا ہے جس طرح انبیاء معصوم ہوتے ہیں جس طرح پچھلے انبیاء کرامؑ سے گناہ کا صدور ناممکن ہے۔ اسی طرح خلیفہ سے بھی ناممکن ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کا موجودہ پیشوا مرزا طاہر کہتا ہے۔

"خلیفۂ وقت کلیتہً ایک معصوم انسان ہے۔" (کتاب: حصار امن و ایمان و یقین ص۲۰ ۔ از ہادی علی چوہدری مطبوعہ لندن)

صوبہ سندھ کے بارے میں اخبارات میں یہ خبریں بھی آرہی ہیں کہ یہاں علیحدگی پسند عناصر پوری قوت سے سرگرم عمل ہیں۔ یہاں کے ہندوؤں کے ہندوستان سے روابط بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں اور اس بات میں بھی کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ سندھ میں آباد قادیانی اور ہندو آپس میں متحد ہیں۔ چنانچہ قادیانی اپنے امام آنجہانی مرزا محمود کی اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی کو پورا کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتے ہیں اگر اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی پوری

نہ ہوئی ان کے نزدیک یہ قادیانیت کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہوگی اس لئے وہ ہر حال اور ہر قیمت پر اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ چنانچہ صوبہ سندھ میں گذشتہ سالوں میں بدامنی، گھیراؤ جلاؤ، لوٹ مار کے جو واقعات ہوئے وہ انہیں علاقوں میں ہوئے جہاں پنجاب سے آئے ہوئے قادیانی آباد ہیں۔

ایسے میں اگر صوبہ سندھ میں کنور ادریس جیسے کٹر قادیانی کا چیف سیکرٹری کی حیثیت سے تقرر عمل میں آجاتا ہے۔ تو قادیانی تخریب کاروں کو خوب من مانی کا موقع ملے گا۔ اس لیئے ہم سمجھتے ہیں کہ کنور ادریس کی یہاں تقرری انتہائی خطرناک ہے۔ اگر حکومت واقعی وفاق پاکستان پر یقین رکھتی ہے تو کنور ادریس کی تقرری کے احکامات منسوخ کیئے جائیں اور صوبہ سندھ میں کسی محب وطن پاکستانی مسلمان کی تقرری کو عمل میں لایا جائے۔

سندھ میں قادیانی چیف سیکرٹری کی تقرری

مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا لدھیانوی اور مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا کا زبردست احتجاج

کراچی ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور کراچی کے رہنما مولانا محمد انور فاروقی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کنور ادریس کی صوبہ سندھ میں بحیثیت چیف سیکرٹری تقرری پر سخت احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ کنور ادریس قادیانی ہیں اور قادیانی آئینی طور پر غیر مسلم ہیں چونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور یہاں کی غالب اکثریت مسلمان ہے اس لیئے کسی غیر مسلم کو چیف سیکرٹری جیسا اہم منصب سونپنا ملک کے لیئے سخت نقصان دہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سندھ میں اس وقت علیحدگی پسند قوتیں تیزی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں جبکہ قادیانیوں کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود نے تقسیم ملک کے وقت ایک بیان میں کہا تھا کہ اول تو تقسیم ہوگی نہیں اگر ہوئی تو عارضی ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ متحد ہوجائیں یعنی اکھنڈ بھارت بن جائے گا۔ اسی مرزا محمود نے اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں کہا کہ گاندھی جی آئے اور میرے ساتھ پلنگ پر لیٹ گئے۔ جس کی تعبیر میں اس نے کہا کہ گاندھی جی کا میرے ساتھ پلنگ پر لیٹنا اس بات کی علامت ہے کہ ہندوستان پھر متحد ہوجائے گا اور اکھنڈ بھارت بن جائے گا۔ عالمی مجلس کے راہنماؤں نے کہا کہ قادیانی خواہ کوئی ہو وہ لیفہ امیر یا بقول ان کے اپنے خلیفہ کے احکامات کا پابند ہوتا ہے۔ چنانچہ مرزا محمود کا اپنا بیان ہے۔

”خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کیئے بغیر نہیں چھوڑنا“

(الفضل ۱۵ر نومبر ۱۹۴۶ء صہ ۶)

چونکہ اکھنڈ بھارت مرزا محمود کی پیش گوئی کے مطابق ان کے ایمان کا جزء ہے اس لیئے ہمارے نزدیک کوئی قادیانی پاکستان کا دوست اور محب وطن نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ جب ان کے خلیفہ کا یہ فرمان موجود ہے کہ اگر تقسیم ہوئی تو ہم دوبارہ کوشش کریں گے کہ اکھنڈ بھارت بن جائے۔ تو اس کے بعد کسی قسم کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ قادیانیوں پر اعتماد کیا جائے اور انہیں اہم منصب سونپا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں مشہور قادیانی مسٹر ایم ایم احمد نے اہم رول ادا کیا تھا جس کے بارے میں ملک کے بہت سے سیاسی راہنماؤں نے اظہار خیال کیا اور اسے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ذمہ دار قرار دیا ان حالات کے بعد کنور ادریس جیسے پکے اور متعصب قادیانی کو چیف سیکرٹری کا عہدہ سپرد کرنا نہ صرف صوبہ سندھ بلکہ پاکستان کی سالمیت کے لیئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ اس کے آنے سے پاکستان دشمنی اور علیحدگی پسند قوتیں تیزی کے ساتھ سرگرم عمل ہوجائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے راہنما اپنے بیانوں میں وفاق پاکستان پر بہت زور دیتے ہیں لیکن دوسری طرف صوبہ سندھ جیسے اہم صوبہ میں کنور ادریس جیسے شخص کو چیف سیکرٹری مقرر کیا جارہا ہے جو وفاق پاکستان کے لیئے سخت نقصان دہ ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کنور ادریس کی بحیثیت چیف سیکرٹری کے تقرری کے احکامات فوراً منسوخ کیئے جائیں اور اس منصب پر کسی محب وطن مسلمان پاکستانی افسر کو مقرر کیا جائے۔

دنیا* دارالامتحان

**

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ

(۱۹) اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّھَا لِنَبْلُوَھُمْ اَیُّھُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (کہف ع ۱)

ترجمہ :۔ ہم نے زمین کے اوپر کی سب چیزوں کو زمین کے لئے زینت بنایا ہے تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے لوگوں کا امتحان لیں کہ کون شخص زیادہ اچھے عمل کرتا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ میں نے اس کا مطلب دریافت کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ (حق تعالیٰ شانہٗ اس کا امتحان لے کہ) کون زیادہ عقل مند ہے۔ (جو عقل کی بات کو اختیار کرے) اور کون حق تعالیٰ شانہٗ کی ناجائز کردہ چیزوں سے زیادہ احتیاط کرتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ اطاعت میں جلدی کرتا ہے۔

حضرت حسنؒ کہتے ہیں کہ امتحان اس کا ہے کہ دنیا کو چھوڑنے میں زیادہ سخت کون ہے۔ اور سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ امتحان اس کا ہے کہ دنیا میں زیادہ زاہد کون ہے۔ (درمنثور) یعنی دنیا کی نعمتوں اور لذتوں سے صبر کرنے والا کون سب سے زیادہ ہے۔

(۲۰) فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی ۝ (طٰہٰ۔ ع۔۸)

ترجمہ :۔ پس آپ ان کی باتوں پر صبر کیجئے۔ اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیا کیجئے۔ (جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نماز سب داخل ہے)۔ آفتاب نکلنے سے پہلے (جس میں صبح کی نماز بھی آ گئی) اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے (جس میں ظہر، عصر بھی آ گئیں) اور رات کے حصے میں بھی تسبیح کیا کیجئے۔ (جس میں مغرب، عشاء بھی آ گئیں) اور دن کے اول حصہ میں اور آخر حصہ میں (تسبیح کے لیے مکرر کہا جاتا ہے جس میں صبح اور عصر کی نماز کی زیادہ تاکید کی گئی، چنانچہ بہت سی احادیث میں ان کی خاص تاکید آئی ہے اور صبح شام کی تسبیحیں بھی آ گئیں) تاکہ (آپ کو ان سب چیزوں پر آخرت کا بہت زیادہ ثواب ملے اس سے) آپ خوش ہو جائیں۔"

(۲۱) وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ (حج ع ۵)

ترجمہ :۔ اور آپ (اللہ کے حکم کے سامنے گردن جھکا دینے والوں کو خوش خبری (اللہ کی رضا اور جنت کی) سنا دیجئے۔ جو ایسے لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل (اس کی عظمت اور خوف سے) ڈر جاتے ہیں، اور جو ان پر مصیبت پڑتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں اور جو نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور جو اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے خرچ کرتے ہیں"۔ یہ آیت پہلی فصل کے نمبر ۱۶ پر مفصل گذر چکی۔

(۲۲) ترجمہ :۔ "کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ وہ محض اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم تو مسلمان ہیں اور ان کو (مختلف انواع کے مصائب سے) آزمایا نہ جائے گا (ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ دنیا امتحان کا گھر ہے) اور ہم تو ان لوگوں کا امتحان لے چکے ہیں جو ان سے پہلے گذرے (ان میں بھی بعض اپنے دعووں میں سچے نکلے۔ اور بعض جھوٹے۔ اسی طرح اب بھی) اللہ تعالیٰ (امتحانی قاعدہ سے) جان کر رہے گا، ان لوگوں کو جنہوں نے (اپنے ایمان اور محبت کے دعووں میں) سچ کہا، اور ان لوگوں کو جنہوں نے جھوٹ بولا (چنانچہ ایسے ہی امتحانوں میں جو سچے مسلمان ہیں وہ ان حوادث سے اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں، اور جو نالائق ہیں وہ اور زیادہ گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ بعض مرتد ہو کر اسلام ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں یا مصائب کے ڈر سے برائیوں کی حمایت شروع کر دیتے ہیں۔ ہاں تو یہ لوگ جو برائیاں کر رہے ہیں کیا یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے، ان کی یہ تجویز نہایت بیہودہ ہے"

(عنکبوت۔ ع ۱)

(۲۳) ترجمہ :۔ نیک عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے (مصیبتوں پر) صبر کیا اور (وہ ہر تنگی میں، روزی کی طرف سے ہو یا اور کسی بات سے) اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جو اپنی روزی اٹھا کر نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ان ہی کو روزی دیتا ہے اور وہی تم کو بھی روزی دیتا ہے۔ وہ (ہر مانگنے والے کی بات کو) سننے والا ہے۔ اور (ہر شخص کے حال کو) جاننے والا ہے۔ (اسی سے مانگو وہ تمہاری حالت سے بخوبی واقف ہے جتنا مناسب سمجھے گا عطا کر دے گا)۔

(عنکبوت ع ۶)

(۲۴) اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (زمر ع ۲)

ترجمہ:۔ "اس کے سوا دوسری بات نہیں کہ صبر کرنے والوں کو ان کا بدلہ بے حساب (بےشمار) ملتا ہے۔"

(۲۵) ترجمہ:۔ اور بھلائی اور برائی کبھی برابر نہیں ہوتیں (بلکہ ہر ایک کے نتائج اور اثرات جدا جدا ہیں، جب یہ بات ہے تو) آپ (اور اسی طرح آپ کا اتباع کرنے والے بھی) برائی کو نیکی کے ساتھ ہٹا دیا کیجئے۔ پھر ایک دم وہ شخص جس میں اور آپ میں عداوت ہے۔ ایسا ہو جائے گا جیسا کہ دلی دوست ہوتا ہے (یعنی برائی کا بدلہ برائی سے کرنا عداوت کو کم نہیں کیا کرتا بلکہ بڑھا کرتا ہے۔ اور برائی کا بدلہ احسان سے کرنا اگر دوسرا بالکل ہی کمینہ نہ ہو تو اس کو ترک عداوت پر مجبور کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ احسان مند ہو کر دوست بن جاتا ہے۔ لیکن چونکہ برائی اور ایذا رسانی کا بدلہ احسان سے کرنا بہت دشوار ہے اس لئے ارشاد ہے کہ) اور یہ عادت

باقی صہ ۱ پر

خیر الفتاویٰ
مرتبہ: مولانا مفتی محمد انور
چند امتیازی خصوصیات:
مکتبۃ الخیر
جامعہ خیر المدارس ملتان
فون ۲۲۲۲۰/۴۲۶۸۳

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

قبولیت اسلام سے قبل و بعد

محمد اشرف بہاولپور

سیدنا صدیق اکبرؓ میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ دورِ جاہلیت میں بھی آپؓ نے شراب نہیں پی اور نہ شعر گوئی میں حصہ لیا یہ دونوں چیزیں شرفاءِ عرب کی زندگی کا جزو بن گئی تھیں حضرت ابوبکرؓ سے سوال کیا گیا کہ آپؓ نے کبھی شراب بھی پی ہے، صدیق اکبرؓ نے اللہ سے پناہ مانگ کر فرمایا۔ کبھی نہیں۔ اسی شخص نے پھر دریافت کیا کہ کیوں نہیں پی؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تاکہ عزت برباد نہ ہو اور مروت زائل نہ ہو۔ یہ جواب جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو دو مرتبہ ارشاد فرمایا: سچ کہا ابوبکرؓ نے زمانہ جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا شمار روساءِ قریش میں ہوتا تھا اور قریشی آپؓ کی بڑی عزت کرتے تھے خون بہا اور جرمانے وغیرہ کے مقدمات کا فیصلہ کرنا آپؓ ہی کے سپرد تھا کیونکہ اس وقت کوئی بادشاہ نہ تھا بلکہ ہر رئیس کے ذمے ایک فرض تھا جس کو وہی انجام دے سکتا تھا حضرت ابوبکرؓ نے اسلام میں بھی وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کی مثال نہیں ملتی۔

سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں آپؓ بھی شامل ہیں اگر یوں کہا جائے کہ مردوں میں حضرت ابوبکرؓ سے پہلے کوئی مشرف بالاسلام نہیں ہوا، تو غلط نہیں اس بات کی تائید حضورؐ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہے کہ جب میں نے کہا کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور مجھ کو اللہ نے تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا ہے تو تم نے مجھے جھٹلا دیا اس وقت ابوبکرؓ نے میری تصدیق کی۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بچپن ہی سے محبت تھی اور تمام لڑائیوں میں حضورؐ کے ساتھ ساتھ رہے اور حضور اکرمؐ کی خوشنودی کے لئے آپؓ نے ہجرت فرمائی اور آپؓ نے اپنے بیوی بچے مال و اسباب غرض ہر چیز کو چھوڑ دیا اور غار ثور میں آپؐ کے ساتھ قیام پذیر ہوئے یہی وہ جگہ ہے جہاں سے ابوبکر صدیقؓ کا خطاب عطا کیا گیا آپؓ نے جس وقت اسلام قبول کیا تھا اس وقت دوسرے مال کے علاوہ کافی مقدار میں سونا بھی تھا لیکن ہجرت والی رات آپؓ کے کرتہ کو بٹن کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے سارا مال و دولت خدا کی خوشنودی کے لئے آپؐ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے لڑائیوں میں آپؐ کی مددجاری رکھی ان کے علاوہ غزوہ بدر و حنین میں آپؓ نے وہ نمایاں کام انجام دیئے کہ جن کی نظیر نہیں ملتی۔ آپؓ ان دس صحابہ کرامؓ جن کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے میں سرفہرست ہیں جن کو زندگی میں ہی حضورؐ نے جنت کی خوشخبری سنائی۔

آپؐ نے ایک مجلس میں مختلف صحابہ کرامؓ سے ان کے گزشتہ ہوئے دن کے بارے میں دریافت فرمایا جب آپؐ نے صدیق اکبرؓ سے دریافت فرمایا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں، تیمارداری کر کے آیا ہوں، مسکین کو کھانا بھی کھلایا ہے اور جنازہ بھی پڑھا ہے۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ایک دن میں یہ خوبیاں مل جائیں وہ جنتی ہے۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہؓ کے سردار اور سب سے پہلے خلیفہ ہیں۔

ایمان کی روشنی اور حلاوت

مولانا سید منظور احمد آسی ـــ مانسہرہ

جب دل میں ایمان کی روشنی بیٹھ جاتی ہے تو کفر کے اندھیرے بھاگ جاتے ہیں اس دل میں ایمان کے مقابلے دنیاو مافیہا کی حیثیت مچھر کے پر جتنی بھی نہیں رہتی خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کے دلوں میں خود خدا نے جھانکا جن کا انتخاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کے لئے فرمایا ان کے ایمان کی مضبوطی اور استقامت کا کیا کہنا اس کی مثال چشم فلک پیش کرنے سے قاصر ہے ایسا ہی واقعہ آپ کی نذر ہے

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ چند رفقاء کے ساتھ رومیوں کی قید میں آ گئے۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ کو جب نصرانی بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا تو بادشاہ نے کہا اگر آپ عیسائیت اختیار کرلیں تو میں بادشاہت میں بھی آپ کو شامل کردوں گا۔ اور اپنی بیٹی کا عقد بھی آپ سے کردوں گا۔ آپ کو تمام دنیا کی آسائش حاصل ہوں گی۔ لیکن جس دل سے کفر و شرک کا زنگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور فرمایا ہو اس دل کی صفائی، کا کیا کہنا۔ جس شخص کا انتخاب خدا نے آنحضرت کی ہم جلیسی کے لئے خود کیا ہو اس دل کی استقامت تو پہاڑ سے بھی یقیناً زیادہ ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے نصرانی بادشاہ جس ایمان کی لذت و چاشنی سے میں آگاہ ہوں۔ اس کے مقابلہ میں تیری حکومت و سلطنت اور بیٹی کی کوئی حقیقت نہیں میں تو یہ بھی نہیں چاہتا میں تمام دنیا کی حکمرانی حاصل کرکے بھی آنکھ کے جھپکنے کے برابر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں یہ باتیں کسی اور سے کرنا مجھ سے ایسی توقع نہ رکھنا بادشاہ نے کہا پھر تو میں تجھے قتل کردوں گا۔ حضرت ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایمان بچانے کے لئے تو یہ سودا نہایت سستا ہے چنانچہ بادشاہ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور تیروں سے ان کے جسم کے مختلف حصوں کو چھیدنا شروع کیا۔ اور بار بار کہا نصرانیت قبول کرلو فائدہ میں رہوگے لیکن حضرت ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نہایت صبر و استقلال سے ایمان پر جمے رہے۔ اور انکار ہی کرتے رہے تو بادشاہ نے پیتل کی بنی ہوئی ایک بڑی دیگ منگوائی اور اس دیگ کو آگ کے اوپر رکھدیا جب دیگ سرخ ہوئی اور اتنی گرم ہوئی، کہ کوئی آدمی اس کے قریب بھی نہ پھٹک سکتا تھا۔ تو ایک دوسرے صحابی کو اٹھا کر دیگ میں پھینک دیا گیا حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سامنے وہ صحابی رضی اللہ عنہ اس دیگ میں اس طرح جل گئے کہ ان کی ہڈیاں بھی پگھل گئیں اور گوشت و پوست جل کر کوئلہ ہو گئے۔ بعد ازیں نصرانی بادشاہ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ دیکھو اب یہی کچھ تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ اب بھی وقت ہے کہ میری بات مان لو حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جان سے ڈر کر ایمان چھوڑ دوں یہ ناممکن ہے تیری جو مرضی ہو کرے میں خمیازہ بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں چرخی پر چڑھا کر دیگ میں پھینک دو چنانچہ جب باندھا گیا تو بادشاہ نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں موتی بن کر آنسو تیر رہے ہیں۔ اس نے جلادوں سے کہا رک جاؤ وہ رک گئے تو ان سے بادشاہ نے کہا کہ میری پیشکش اب بھی باقی ہے بادشاہ کی امید بندھ گئی کہ شاید مان جائیں گے۔ ادراسی نے ان کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے ہیں لیکن اس کی یہ تمنا بے سود نکلی حضرت ابن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے رونے کی وجہ یہ نہ تھی جو تم سمجھے ہو بلکہ اس لئے رو رہا ہوں کہ میری ایک جان ہی ہے جو نچھاور کر رہا ہوں اگر ہزار جانیں ہوتیں تو راہ خدا میں قربان کر دیتا تو یہ نہ سمجھنا کہ میں موت کے ڈر سے رو رہا ہوں اور نہ ہی کوئی اور خیال میرے دل میں آیا۔

بقول شاعر ؎

ستمگر تجھ سے امید کرم ہوگی جنہیں ہوگی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

اسی دوران جب آپ قید میں تھے تو بادشاہ نے آپ کا کھانا پینا بند کرا دیا تھا۔ کئی دنوں کے بعد خنزیر کا گوشت اور شراب بھیجا باوجود اس کے کہ حضرت ابن حذافہ رضی اللہ عنہ بھوک سے نڈھال تھے نہ ہی شراب کو ہاتھ لگایا نہ ہی خنزیر کا گوشت کھایا۔ بادشاہ نے بلا کر کہا تو نے یہ دونوں چیزیں کیوں نہیں کھائیں آپ نے فرمایا میرے لئے اس وقت یہ دونوں چیزیں کھانی جائز تھیں لیکن اے دشمن خدا میں تجھے خوش ہونے کا موقع نہیں دینا چاہتا اب بادشاہ نے کہا اچھا میرے سر کو بوسہ دے دو میں تمہارے ساتھیوں کو اور تم کو رہا کردوں گا۔ آپ نے اس بات کو قبول کرلیا اور بادشاہ کے سر کو چوما۔ بادشاہ نے آپ کو رہا کردیا۔ جب آپ مدینہ طیبہ پہنچے

تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کر حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا اب سارے حالات بتاؤ آپ نے فرمایا امیر المومنین جب نصرانی بادشاہ نے میرے ساتھیوں کے بارے میں کہا کہ میں تمہارے ساتھیوں کو رہا کر دوں گا تو میں نے سوچا کہ اگر میرے ایسا کرنے سے ان مسلمانوں کی قیمتی جانیں بچ سکتی ہیں۔ تو کیا حرج ہے ورنہ اگر اپنی جان کی بات ہوتی تو میں کبھی اس نصرانی کے سر کو نہ چومتا۔ خلیفۃ المسلمین کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ نے تمام موجود صحابہ سے فرمایا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی چومے سب سے پہلے خود امیر المومنین اٹھے اور حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر بوسہ پھر سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے باری باری بوسہ دیا۔

حضرات! ذرا صحابہ کی استقامت، صبر، حوصلہ اور ایمان پر مضبوطی دیکھئے اسی لئے تو خالق کائنات نے اپنے کلام میں جگہ جگہ اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دیا اور یہ بھی فرمایا۔ اولئك هم المومنين حقا۔ یہ پکے مومن ہیں رضی اللہ عنھم اللھم ارزقنا اتباعھم۔

ختم الرسلؐ

نعت رسول مقبولؐ

صفحۂ خلقت پہ حرفِ اوّلیں ختم الرسلؐ
بن کے آئے آخرین آخریں ختم الرسلؐ

وہ حرا سے لے کے اُترے نسخۂ رشد وہدیٰ
حاملِ فرقان وشرعِ آتشیں ختم الرسلؐ

مژدۂ اَلیومَ اَکملتُ لکُم جن سے ملا
آخری وہ مصدرِ روحُ الامیں ختم الرسلؐ

وہ کہ ایوانِ رسالت کی ہیں خشتِ آخری
خاتمِ ختمِ نبوت کے نگیں ختم الرسلؐ

ایک اُمّی اور سینہ ہے سفینہ علم کا
اک یتیم مرلقا دُرِّ ثمیں ختم الرسلؐ

وہ کہیں طٰہٰ، کہیں یٰسین، مزمّل کہیں
وہ کہیں خیر البشر ہیں وہ کہیں ختم الرسلؐ

وہ امام الانبیاء، وہ تاجدارِ ھل اَتیٰ
محفلِ معراج کے مسند نشیں ختم الرسلؐ

اُن کی رحمت ہے محیطِ ہر زمان و ہر مکاں
بے گماں ہیں رحمۃً للعالمیں ختم الرسلؐ

اُن سے یزدانی ہے میرے قلب و جاں میں روشنی
میرا ایماں، میرا دیں، میرا یقیں ختم الرسلؐ

یزدانی جالندھری

۱۶ ستمبر ۱۹۸۹ء

بقیہ: ربوہ میں بغاوت کی لہریں

پاسداری کا پورا پورا عزم رکھتی ہیں۔ مرزا طاہر احمد اپنی غیر دانشمندانہ، عاجلانہ اور احمقانہ پالیسیوں کے باعث اپنی جماعت کو بھی اس مقام تک لائے ہیں اور خود بھی اپنے ہی پیدا کردہ اندرونی اور بیرونی مسائل میں گھبر کر پھنس چکے ہیں اب ان کی ساری جذباتی تقریریں بے سود ہیں۔ ان ہی کی دعاؤں کے نتیجہ میں رمضان کا مہینہ فیصلہ کن بن چکا ہے۔ مرزا طاہر احمد کو نوشتۂ دیوار پڑھ لینا چاہیئے۔

قیامت
میں لوگوں کے بارہ گروہ

حافظ ارشاد احمد دیوبندی - ظاہر پیر

یَوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۝

یعنی جس روز نفخ صور پھونکا جائے گا اس روز تم لوگ گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

اس آیت کی تفسیر حضرت معاذ بن جبلؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ اس قدر روئے کہ زمین آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرا سکون ہوا تو اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا۔

لَقَدۡ سَاَلۡتَ عَنۡ اَمۡرٍ عَظِیۡمٍ ۝

آہ! تم نے آج بڑا انوکھا سوال کیا ہے۔ سنو کہ قیامت میں بارہ اقسام کے گروہ بنا کر لوگ اٹھائے جائیں گے۔ ان میں سے پہلا گروہ ہاتھوں سے لنجا اور پاؤں سے لنگڑا ہوگا جن کی نسبت غیب سے آواز آئے گی کہ یہ لوگوں کا وہ گروہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا۔ اور بے توبہ کیئے مرگیا۔ اب یہ اس طرح عذاب میں مبتلا رہے گا۔ دوسرا گروہ جانوروں کی مانند اٹھایا جائے گا جن کے متعلق ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کی ادائیگی میں بڑھ سستی اور غفلت کیا کرتے تھے اور نماز کی ادائیگی صحیح نہیں کرتے تھے۔ ان میں سے تیسرا گروہ اس حالت میں اٹھایا جائے گا جن کے پیٹ پھولے ہوئے اور ان کے اندر سانپ بچھو بھرے ہوئے ہوں گے اور سانپ بچھو لوگوں کو بھی صاف نظر آرہے ہوں گے۔ آواز آئے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکواۃ نہیں دیتے تھے۔ ان میں سے چوتھا گروہ اس صورت میں اٹھے گا کہ ان کے منہ سے خون جاری ہوگا ان کی انتڑیاں زمین پر گھسٹتی ہوئی ہوں گی۔ اعلان ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رات دن جھوٹ بولا کرتے تھے اور پھر بے توبہ کیئے مرگئے تھے۔ پانچواں گروہ اس بُری حالت میں اٹھایا جائے گا کہ پاس سے بڑی گندی بدبو اُڑ رہی ہوگی اور وہ لوگوں سے چھپتے پھر رہے ہوں گے ندا آئے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بُرے کام کرتے ہوئے اللہ سے نہیں بلکہ لوگوں سے ڈرتے تھے، ان کا چھٹا گروہ اس حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ ان کی شرم گاہوں سے خون اور پیپ بہتی ہوئی نظر آئے گی۔ آواز گونجے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زانی اور بدکار تھے اور بے توبہ کیئے مرگئے۔ ساتواں گروہ ایسی حالت میں اُٹھے گا کہ ان کے حلقوم کٹے ہوئے ہوں گے اور گردن کی طرف لٹکتے ہوئے ہوں گے۔ آواز دی جائے گی کہ یہ وہ بدترین لوگ ہیں جو جھوٹی گواہیاں دیا کرتے تھے۔ اور اسی حالت میں ان کو موت آگئی۔ آٹھواں گروہ اس شکل میں اُٹھایا جائے گا کہ ان کے مُنہ کالے، نیلی آنکھیں اور پیٹ میں انگارے بھرے ہوئے ہوں گے۔ ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ یتیموں کا مال کھایا کرتے تھے۔ اور اسی حال میں مرگئے دسواں گروہ اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ سخت کوڑھی اور جذامی ہوں گے۔ جن کی نسبت آواز دی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو والدین کی نافرمانی کرتے ہوئے مرگئے تھے گیارہواں گروہ اس صورت میں اُٹھایا جائے گا کہ بیل کے سینگ کے برابر دانت باہر نکلے ہوئے ہوں گے اور ان کے ہونٹ سینے پر پڑے ہوئے ہوں گے اور منہ سے نجاست نکل رہی ہوگی آواز آئے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے تھے اور بے توبہ کیئے مرگئے۔ اب اسی حال میں رہیں گے۔ بارہواں گروہ اسی طرح مبعوث ہوگا جن کے منہ چودویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے اور وہ بڑے مطمئن ہوں گے۔ ان کے متعلق ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے نیک کام کیئے اور بُرے کاموں سے بچے اور نماز جماعت سے ادا کرتے تھے اور ہر حال میں توبہ کیا کرتے تھے جن کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے ان کے لیے جنت الفردوس تیار ہے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

ہر آدمی کو شام کے وقت اور صبح کے وقت اپنے اپنے اعمال کا محاسبہ ضرور کرنا چاہیئے اور اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو ہر حال سچے دل سے توبہ کرنی چاہیئے۔

کہ بکن کا سودے دارِ آخر

محمد شفیع عمرالدین ، میرپور خاص

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ

(الحشر آیت : ۱۸)

ترجمہ : " اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے "

یہ جہان ہمارے لیئے اللہ تعالیٰ نے دار العمل بنایا ہے اور آخرت کو دار الجزا بنایا ہے۔ یعنی اس جہان میں ہر شخص کو اپنی زندگی شریعت مطہرہ کی پیروی میں بسر کرنی چاہیئے تاکہ دار الجزاء کے دن اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی خوشنودی کا مقام (جنت) حاصل ہو سکے۔ یہ حقیقت یاد رہے کہ :

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ ۔

ترجمہ " اے اللہ ! عیش تو آخرت کا عیش ہے "

لہٰذا ہر مومن کو آخرت کے دائمی عیش کے حصول کے لیئے سرگرم رہنا چاہیئے ۔ اپنا قیمتی وقت شریعت کے مطابق فرائض عبودیت کی بجا آوری میں صرف کرنا چاہیئے اور طاعات اور عبادات بجالاتے رہنا چاہیئے۔ آخرت کی سودمندی اور بہبودی حاصل کرنے کے لیئے حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ، کی بہترین نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے ۔

آپ فرماتے ہیں کہ !

" کل قیامت کے دن شریعت (پر عمل کرنے) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جنت میں جانا اور دوزخ سے نجات پانا شریعت کی پیروی کے ساتھ وابستہ ہے حضرات انبیاء علیہم السلام نے جو بہترین کائنات ہیں لوگوں کو شریعت ہی کی طرف بلایا ہے اور نجات اخروی کا دارو مدار شریعت ہی کی پیروی پر رکھا ہے۔ اور حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو احکام شریعت کی تبلیغ کرنا تھا۔ لہٰذا سب سے بڑی نیکی شریعت کے احکام کو رواج دینے کی کوشش کرنے میں ہے "

(از مکتوب - ۴۸ ، دفتر اول)

اس " زندگی کی مہلت بہت تھوڑی ہے (اگر یہ شریعت کے مطابق نہ گزاری گئی) تو ہمیشہ کا عذاب اس سے وابستہ ہے۔ اس شخص کے حال پر افسوس ہے جو اس فرصت کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کر دے اور دائمی عذاب کو اپنے اوپر مسلط کر لے "

(از مکتوب - ۲۲۶ - دفتر اول)

نیز آپ کی یہ نصیحت بھی یاد رکھیں کہ !

" عمل کا وقت گزرتا جا رہا ہے۔ ہر لمحہ جو گزرتا ہے وہ عمر کو گھٹاتا ہے ، اور موت کی مقررہ گھڑی کو قریب لاتا ہے۔ اگر آج خبردار نہ ہوئے تو کل مرنے کے بعد حسرت و ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا اس لیئے احتیاط کرنی چاہیئے کہ اس زندگی کے چند روز شریعت مطہرہ کے مطابق گزر جائیں تاکہ نجات کی امید کی جا سکے۔ یہ وقت عمل کرنے کے لیئے ہے اور عیش و آرام کا وقت آئندہ آنے والی زندگی میں ہے "

(از مکتوب - ۸۹ - دفتر اول)

کہ بے تلخی نباشد عیش شیریں

(حضرت مولانا جامیؒ)

یعنی اس جہان میں قانون قدیم یہ ہے کہ محنت و مشقت کی تکلیف اٹھائے بغیر دنیا میں عیش و آرام نہیں ملتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کا دائمی عیش حضرت خاتم النبیین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کی پیروی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

بقیہ : دُنیا دار الامتحان

انہی کو دی جاتی ہے جو صابر ہوں (کہ مصائب کا تحمل ان کی عادت ہو گئی ہو) اور یہ عادت اسی کو دی جاتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہو۔ اور اگر ایسے وقت آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ آنے لگے (مثلاً یہی کہ اس کے ساتھ بھلائی کرنے سے اپنی توہین ہوگی یا اس کا حوصلہ بڑھ جائے گا وغیرہ وغیرہ) تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے ۔ (حم سجدہ - ع ۵)

بقیہ : بلوچستان ٹیکسٹ بورڈ ۔

دعائے مغفرت کرتا ہے اور عالمی سطح پر ان کی قرآن کریم کی خدمات کو سراہتا ہے ۔ اجلاس میں .... خطیب جامع مسجد مرکزی مولانا انوار الحق ، خطیب جامع مسجد الحبیب مولانا حسین احمد شرودی ، حاجی سید شاہ محمد ، حاجی عبدالمنان ، حاجی عبدالمتین ، حاجی تاج محمد فیروز ، مولانا محمد عالم ، فیاض حسن سجاد ، حاجی نعمت اللہ خان ، اور دیگر جماعتی احباب نے شرکت کی ۔

۶ ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا یہ اجلاس لیبیا کے طیارے کو گرانے کی امریکی جارحیت کی شدید مذمت کرتا ہے اور تمام مسلم ممالک بالخصوص پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی جارحیت کی سفارتی سطح پر مذمت کی جائے اور لیبیا کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کیا جائے ۔

شیطانی آیات

سلمان رشدی کی کتاب جس پر عالم اسلام میں شدید ردعمل ہوا

مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی

دسویں صدی ہجری کے آخر اور گیارہویں صدی ہجری کے شروع کا آغاز زمانہ ہندوستان میں اسلام اور حامیان اسلام کے لئے انتہائی نازک شمار کیا جاتا ہے جب کہ مغل تاجدار جلال الدین اکبر (۹۶۳ - ۱۰۱۴) نے شہنشاہیت کی ترنگ اور عقلیت کے نشہ میں عقل و ہوش سے بے نیاز ہو کر "دین اسلام کے متوازی" دین الٰہیہ" کے نام سے ایک جدید مذہب کی تحریک چلائی۔

دربار اکبری سے منسلک ایک ثقہ عالم اور مستند مورخ "ملا عبد القادر بدایونی" اس جدید مذہب کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اکبر کا حال یہ تھا کہ جب اس کے سامنے کسی معاملہ سے متعلق شرعی ثبوت پیش کئے جاتے تو برہم ہو کر یہ کہتا تھا کہ یہ سب ملاؤں کی باتیں ہیں مجھ سے تو عقل و حکمت ہی کی باتیں بیان اور دریافت کی جائیں (منتخب التواریخ ص ۲۰۸) اس عقلیت پرستی کے دور میں عام طور پر یہ بات مشہور کر دی گئی تھی کہ دین کا مدار عقل پر ہے نقل پر نہیں" (م ص ۲۱۱) مورخ بدایونی نے اس سے بھی خطرناک روش کی اطلاع دی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بزخود غلط مجتہد اور امام وحی الٰہی کو محال قرار دیتا۔ غیب اور عالم غیب سے متعلق ارشادات نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی برملا تکذیب کرتا اور فرشتوں، جنات معجزات، بعث بعد الموت، حساب و کتاب اور ثواب اور عذاب کا کھلے لفظوں انکار کرتا تھا (ص ۳۰۳، ۲۷) اس الحاد و زندقہ میں صرف اکبر ہی نہیں گرفتار تھا بلکہ اس کے ارد گرد رہنے والوں میں سے اکثر لوگوں کا حال یہی تھا، معجزات نبوی کے ساتھ استہزار کی کیفیت کو ملا بدایونی نے یوں بیان کیا ہے کہ "بھرے دربار میں ایک پیر پر کھڑے ہو کر معراج رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذاق اڑاتا اور کہتا کہ جب میں اپنا دوسرا پیر اٹھا کر کھڑا نہیں رہ سکتا تو راتوں رات ایک شخص آسمان سے اوپر کیسے پہنچ گیا پھر خدا سے باتیں بھی کیں اور جب واپس ہوا تو بستر تک گرم تھا اس کے بعد لکھتے ہیں کہ مذاق و استہزار کا یہی معاملہ شق القمر اور دیگر معجزات کے ساتھ بھی تھا (ص ۳۱۰) اکبر کے اس سطحی طریق استدلال سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدعیان عقل و فہم کو کس طرح زائل فرما دیتے ہیں۔

ائمہ دین اور مجتہدین اسلام کی توہین و تحقیر برسر عام کی جاتی تھی اور انہیں فقیہ کور رجعت پسند، رفتار زمانہ سے ناواقف، خشک ملا اور متعصب جیسے اہانت آمیز الفاظ سے یاد کیا جاتا تھا، دربار اکبری کا ممتاز محقق، دین الٰہیہ کا مرتب ابو الفضل فقہاء کرام کے فیصلوں کو یہ کہہ کر رد کر دیا کرتا تھا کہ ان مٹھائی فروخت کرنے والوں، جوتا گانٹھنے والوں اور چمڑا فروشوں کی بات کیسے مان لوں (ص ۲۰۰) یہ ائمہ فقہ شمس الدین عبد العزیز بن احمد الحلوائی متوفی ۴۹۰ھ اور شیخ احمد بن عمر خصاف متوفی ۲۶۱ھ کی نسبتوں کی طرف تعریض ہے۔

دین اسلام کی بیخ کنی کی ان عملی کوششوں کے ساتھ عملی طور پر اسلامی عقائد و اعمال کے اندر شکوک و شبہات پیدا کرنے کی غرض سے آج کل کی اصطلاح میں اسلام کا آزاد سائنٹفک مطالعہ کے لئے قانون ساز کونسلیں قائم کی گئیں اس کمیٹی میں اسلامی عقائد اور مسلمات کے متعلق عقل کی روشنی میں فیصلے کئے جاتے اور اسلامی معتقدات کا مذاق اڑایا جاتا اگر کسی ممبر کی ایمانی غیرت بیدار ہو جاتی اور وہ ان فیصلوں پر اختلافی نوٹ لکھنا چاہتا تو اسے روک دیا جاتا تھا ص ۳۱۷۔

غرضیکہ ایک عظیم تحریک تھی جو ایک مطلق العنان خود سر بادشاہ کی سرپرستی میں دین اسلام کیخلاف چلائی جا رہی تھی اور مظلوم اسلام انتہائی کسمپرسی کے ساتھ اس کی مخالفانہ اور معاندانہ یورشوں کو برداشت کر رہا تھا لیکن وہ اسلام جو دنیا میں سربلندی کے لئے برپا کیا تھا آخر کب تک اس کسمپرسی اور بیچارگی کی حالت میں رہتا، الف ثانی کے، اس محرف اعظم کی دین اسلام میں تحریفات دیکھ کر، سرہند میں آباد خانوادہ فاروقی کے ایک فرزند شیخ احمد فاروقی کی رگ فاروقیت پھڑک اٹھی اور وہ اپنی تمام تر بے سروسامانی کے باوجود برصغیر کی اس سب سے بڑی طاقت سے ٹکرا گئے ابتدا میں اگرچہ چندے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں لیکن آخر دنیا نے دیکھ لیا کہ محرف والف ثانی کے مقابلہ میں فتح و کامرانی مجدد الف ثانی ہی کے حصہ میں آئی اور جس گھر سے اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کی تحریک چلی تھی اسی گھر میں اورنگ زیب عالمگیر جیسا اسلام دوست اور شاہی میں فقیری داؤں کا رمز شناس بادشاہ پیدا ہوا جس نے اسلامی حمیت کا قابل ستائش مظاہرہ کرتے ہوئے ببانگ دہل اعلان کیا کہ "جد ما اکفر بود"

مجدد الف ثانی رح کی مخلصانہ جدوجہد سے محرف الف ثانی (اکبر) کا فتنہ اگرچہ اپنی موت آپ مر گیا لیکن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف معاندین اسلام کی ریشہ دوانیو

کا سلسلہ بدستور جاری ہے بالخصوص عصر جدید کی ذہنی آوارگی اور فکری تمرد نے اس مجرمانہ فکر کو ایک فن بنا دیا ہے اور اظہار رائے کی آزادی کے پردے میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی شخصیتوں پر کھل کر نازیبا حملے کئے جاتے ہیں بدقسمتی سے قلم ایسے افراد کے ہاتھوں میں پہنچ گیا ہے جو شائستگی و سلامت روی، تو دور کی بات ہے انسانیت کو بھی اہمیت نہیں دیتے یہ انسان نما شیاطین ادب و ثقافت کا نام لے کر اپنے قلم کی تیغ سے اسلامی اور انسانی اقدار کو مجروح کرنے کو ہی کمال فن سمجھتے ہیں اس کی تازہ ترین مثال سلمان رشدی کی بدبختانہ ناول شیطانی آیات ہے جو اس کی فکری ضلالت اور ذہنی شیطنت کا ایک شاہکار ہے، یہ بدبخت اور ننگ خاندان پیدا تو مسلمان گھرانے میں ہوا لیکن اس کی تعلیم و تربیت یورپ میں یہودیوں اور نصرانیوں کے زیر سایہ ہوئی ہے اور بدقسمتی سے ایک عیسائی عورت سے ازدواجی رشتہ قائم کر لیا جس نے رہی سہی کسر پوری کر دی، اب وہ دین اور مذہب، اخلاق و شرافت اور رواداری و سلامت روی کو پس پشت ڈال کر محض روپے کمانے اور دولت جمع کرنے کی ہوس میں اہم اور ممتاز شخصیتوں پر گندے اور گھناؤنے ناول لکھا کرتا ہے اسی ناروا اخلاق سوز سلسلے کی ایک انتہائی خبث آمیز کڑی اس کی تازہ ترین ناول شیطانی آیات ہے جس میں اس بدباطن نے عفت مآب امہات المومنین اور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے نازیبا اور گستاخانہ کلمات لکھے ہیں جسے کوئی بھی شریف الطبع انسان برداشت نہیں کر سکتا اس لئے اس شیطانی کتاب کے خلاف مسلمانوں کا احتجاج ایک فطری امر ہے مسلمان عمل میں چاہے کتنا کوتاہ کیوں نہ ہو لیکن وہ اپنے مذہب اور مذہبی شخصیات کے بالخصوص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انتہائی جذباتی واقع ہوا ہے وہ مال و دولت، جاہ و عزت حتی کہ جان عزیز تک کے زیاں کو برداشت کر لیتا ہے لیکن اپنے پیغمبر اور ہادی کے بارے میں ادنیٰ گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا اور پوری دنیا کے سامنے اس کا یہ اعلان ہے کہ:

جو جان مانگو تو جان دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دیں گے

ہمیں حیرت ہے کہ جس ملک میں یہ ناول لکھا گیا ہے اس ملک کے ارباب حکومت نے اس کے شائع کرنے کی اجازت کیسے دیدی کیا دنیا میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کا اسے بالکل پاس نہیں ہے کیا ان کا احساس مردہ ہو گیا ہے ہمیں خوشی ہے حکومت ہند نے اس ناپاک کتاب پر پابندی عائد کر کے نہ صرف مسلمانوں کے جذبات کا احترام کیا بلکہ انسانی قدروں کی عزت افزائی کی ہے جس پر وہ بجا طور پر مبارک باد کی مستحق ہے۔ (اس کتاب پر پاکستان میں بھی پابندی لگ چکی ہے)

نہ آپ جیسی کسی کی سیرت نہ خلق، خلق عظیم سا ہے

سپہر ایوانِ آب و گل میں کوئی رسولِ کریم سا ہے۔
وہ جس کے محراب کا مُصلّیٰ خدا کے عرش عظیم سا ہے
دیارِ رحمت حریم مکہ بہشت در بر ہے شہر ہجرت
وہ روضۂ سرورِ دو عالم عرشِ خلد و نعیم سا ہے۔
نبیؐ کا اعزاز اللہ اللہ ہے میرا ایماں کہ دو جہاں میں
نہ کوئی میر امم کا ہمسر نہ کوئی دُرِّ یتیم سا ہے۔
نبی ہے علم و عمل میں یکتا نبیؐ ہے جود و سخا میں واحد
نہ آپ جیسی کسی کی سیرت نہ خلق خلق عظیم سا ہے۔
ریاضِ جنّت کے سائے میں ہوں مگر یہ محسوس ہو رہا ہے
کہ بادِ صبح حرم کا جھونکا نسیم خلد و نعیم سا ہے
یہ شعر و انشاء یہ حرفِ سیرت تمام ان کی عطا ہے ورنہ
قلم طرازوں میں فرد کمتر کوئی بھی عبدالکریم سا ہے

عبدالکریم ثمر لاہور

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

میرے پیارے اللہ میاں کہنا۔

س: ایک بات اور ہے وہ یہ کہ دعا مانگتے وقت اکثر زبان سے یہ لفظ نکل جاتا ہے "میرے پیارے اللہ میاں میرے گناہوں کو معاف کر دیجئے" پتہ نہیں یہ گستاخی تو نہیں ہو جاتی برائے کرم یہ بھی فرمایئے کہ ایصالِ ثواب کے الفاظ کس طرح ادا کئے جاتے ہیں۔؟

ج: نہیں! یہ تو محبت کے الفاظ ہیں گستاخی کے نہیں۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب کے لئے اتنا کافی ہے کہ یہ دعا کر لی جائے کہ یا اللہ! یہ عمل جو میں نے کیا ہے اس کو قبول فرما کر اس کا ثواب مرحوم یا مرحومہ کو عطا فرما۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، اپنے والدین کا، اساتذہ و مشائخ کا اور آنحضرت صلی اللہ تحریم میں ارشاد ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کو جبریل امین کو اور صالح المومنین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مولا فرمایا گیا ہے۔ اور صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا "انت اخونا و مولانا" ترمذی وغیرہ کی مشہور حدیث میں ہے "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تمام اہل ایمان کا محبوب اور مولا فرمایا گیا ہے۔

۳: صحیح احادیث میں "مہر نبوت" کا ذکر آتا ہے۔ یہ احادیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، موطا امام مالک، مسند احمد ابوداؤد، ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہیں۔ اور صحابہؓ اس کو "مہر نبوت" ہی کہا کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک کے تمام اکابر امت بھی اس کو "مہر نبوت" ہی مانتے چلے آئے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا ثبوت درکار ہے۔

علیہ وآلہ وسلم کی پوری امت کا نام لے کر ایصال ثواب کر دیا جائے تو بہت اچھا ہے۔

احادیث مہر نبوت اور لفظ مولانا کی تحقیق

شاہ عبداللطیف

س: وہ صاحب فرماتے ہیں کہ داڑھی رکھنا سنت نہیں ہے۔ اس لئے کہ جناب نبی کریمؐ کو نبوت چالیس سال میں ملی اور حضرتؐ نے داڑھی قبل ہی سے رکھ لی تھی اس لئے کہ عرب اور آپ کے خاندان رواجاً داڑھی رکھا کرتے تھے۔

۲: وہ صاحب فرماتے ہیں کہ کسی عالم دین کو لفظ مولانا کے ساتھ موسوم کرنا نہیں چاہیے۔ (لفظ مولانا) کو خداوند قدوس نے اپنے لئے قرآن کریم میں استعمال کیا ہے۔

۳: حضرت نبی کریمؐ کی پشت مبارک پر دونوں مونڈھوں کے درمیان جو نشان پیدائشی تھا جسے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مہر نبوت تھی۔ اس کے صحیح ہونے پر کیا دلیلیں ہیں؟

ج: (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد احادیث میں تاکید و تاکید کے ساتھ حکم فرمایا ہے کہ مسلمان داڑھی رکھا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکیدی حکم مسلمان کے لئے واجب العمل ہے۔ اس لیے تمام فقہائے امت اس پر متفق ہیں کہ داڑھی رکھنا نہ صرف سنت بلکہ واجب ہے۔ اس کا منڈانا حرام ہے۔ اور ایک مشت سے کم تراشنا بھی حرام ہے۔ اور ایسا کرنے والا فاسق اور مردود الشہادت ہے۔ (اس کی مزید تفصیل میرے رسالہ "داڑھی کا مسئلہ" میں دیکھ لی جائے۔)

۲: مولیٰ کے بہت سے معنی آتے ہیں، دوست، محبوب، محترم وغیرہ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ شانہ کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی اس کا استعمال صحیح ہے

خالص شہد تریاق فارما
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگا کر مشورہ کیجئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہیر احمد صدیقی

حافظ بشیر احمد مصری کے

مرزا محمود پر بدکرداری کے الزامات

ایک مرزائی خط اور اس کا جواب

از: محمد حنیف ندیم

ہفت روزہ ختم نبوت کے ایک قاری نے امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور نگران اعلیٰ ہفت روزہ ختم نبوت شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے نام ایک خط لکھا ہے لیکن خط میں اپنا نام اور پتہ غائب کر گئے جس سے موصوف مشکوک ہو گئے۔ گویا انہوں نے نام و پتہ نہ لکھ کر اپنی قادیانیت کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ موصوف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔

" رسالہ ختم نبوت جلد نمبر ۷ شمارہ نمبر ۳۰ پڑھتے ہی ایک ایسا کالم میری نظر سے گزرا جس کی بڑی سرخی یہ ہے کہ!

" مرزا طاہر حافظ بشیر احمد مصری کے الزامات کا جواب دے "

اس کو پڑھتے ہی میں نے اندازہ لگایا کہ مولانا مصری صاحب ضرور اولیاء اللہ ہیں۔ سنا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی علم غیب نہیں جانتا۔ اب میرے دل میں سوال پیدا ہوا کہ مولانا مصری صاحب اگر غیب نہیں جانتے تو وہ مرزا (محمود) صاحب کی بدفعلیوں اور بری حرکات میں ساتھ تو نہیں رہے "

میرے دوست! مرزا طاہر کا باپ مرزا محمود کیا تھا کیا نہیں تھا۔ اس سلسلہ میں اگر ہم اپنی طرف سے کچھ کہیں تو مجرم لیکن مرزا محمود تو خود اقرار کرتا ہے کہ

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

(کلام محمود طبع ربوہ)

ہم مانتے ہیں کہ مولانا حافظ بشیر احمد مصری غیب نہیں جانتے اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ غیب کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے۔ لیکن مرزا محمود کے اقرار کے بعد یہ گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ شخص کس قماش کا آدمی تھا۔ کہتے ہیں بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں۔ مرزا محمود شب و روز جو کرتوت کیا کرتا تھا وہی خواب بھی ویسے ہی آتے تھے۔ چنانچہ مرزا محمود ایسا ہی ایک خواب یوں بیان کرتا ہے۔

" میں نے دیکھا کہ ایک بڑا ہجوم ہے میں اس میں بیٹھا ہوں اور ایک دو غیر احمدی بھی میرے پاس بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ مجھے دبا رہے ہیں۔ ان دبانے والوں میں سے ایک شخص جو سامنے کی طرف بیٹھا تھا اس نے میرا ازار بند پکڑ کر گرہ کھولنی چاہی میں نے سمجھا اس کا ہاتھ اتفاقاً لگا ہے۔ پھر دوبارہ اس نے ایسی ہی حرکت کی اور میں نے پھر بھی سمجھا کہ اتفاقیہ اس سے ایسا ہو رہا ہے۔ تیسری دفعہ پھر اس نے ایسا ہی کیا تب مجھے اس کی بدنیتی کے متعلق شبہ ہوا۔ اور میں نے اسے روکا نہیں جب تک کہ میں نے اسے دیکھ نہ لیا کہ وہ بالارادہ ایسا کر رہا ہے تا جب میں کھڑا ہوں تو ننگا ہو جاؤں اور لوگوں میں میری سبکی ہو تب میں نے اسے ڈانٹا!"

(الفضل قادیان ۵ فروری ۱۹۳۳ء)
(۴ ستمبر ۱۹۳۶ء)

یہ تو خود مرزا محمود کی زبان سے اس کے عیاش اور اوباش ہونے کا اقرار تھا اب ذرا دوسرے قادیانیوں کی زبانی اس کی بدکرداریوں اور عیاشیوں کا پردہ چاک کیا جاتا ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں ایک شخص عبدالرحمٰن اور شفیق الرحمٰن قادیانی نے ایک کتابچہ لکھا ہے جس کا نام ہے "ہیر باپ کی پاکیزگی کے حلف سے مرید بیٹے کا گریز" اس میں .... مرزا محمود کے بیٹے مرزا رفیع اور قادیانی جماعت پنجاب کے موجودہ امیر مرزا عبدالحق کے درمیان ہونے والی خط و کتابت کو شائع کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یوں ہے۔

عبدالرحمٰن آپ کو تو آپ کی زوجہ محترمہ سکینہ بیگم نے آج سے کئی سال پہلے خلیفہ صاحب کی ناپاک زندگی سے آگاہ کر دیا تھا کاش کہ آپ نے اپنی بیوی سے پوچھ لیا ہوتا۔

مرزا عبدالحق مرزا محمود کی تعریف کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ میں نے اس خیال سے یہ چند حروف لکھے ہیں کہ شاید یہ آپ کی ہدایت کا موجب ہوں ورنہ میں اس کے جواب کی طرف مائل نہ ہوتا۔

عبدالرحمٰن انہوں نے دو خط

مرزا عبدالحق کے نام لکھے اور ان دونوں خطوں میں مندرجہ ذیل سوالات کیے گئے۔

۱۔ کیا آپ کی زوجہ محترمہ سکینہ بیگم نے خلیفہ ثانی پر زناکاری کا الزام لگایا تھا۔ اور یہ الزام اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر نہیں لگایا تھا۔

۲۔ پھر اس الزام کو سن کر آپ خلیفہ صاحب کے پاس نہیں گئے تھے؟

۳۔ خلیفہ صاحب کی طرف سے وہ کیا جواب تھا جس نے آپ کی تسلی کر دی؟

مرزا عبدالحق

یہ باہمی خط و کتابت میں لانی مناسب نہیں سمجھتا۔ آپ میرے پاس آئیں۔ آپ پسند کریں گے تو آمد و رفت کا کرایہ میں پیش کروں گا۔

عبدالرحمٰن

ان الزامات میں تواتر کا رنگ پایا جاتا ہے۔ مگر میں صرف اس شرط پر آنے کو تیار ہوں کہ آپ مجھے ان الزامات کا جواب نفی یا اثبات میں دیں جن کا تعلق آپ کی بیوی محترمہ سکینہ بیگم سے ہے۔ کیونکہ عام سماعت کے مطابق

کی ذات پر کوئی سنگین قسم کا الزام عائد کیا تھا جس کو آپ پردۂ راز میں رکھنا چاہتے ہیں اور اب مجھے اس امر کا حق پہنچتا ہے کہ میں تمام خط و کتابت شائع کر دوں تاکہ پبلک اور بیرونی ممالک خلیفہ صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی حقیقت سے آشنا ہو سکیں۔

عبدالرحمٰن ۶۶-۱۰-۱

مرزا عبدالحق اس سنگین الزام کو شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے جبکہ خط و کتابت بھی بند کر دی۔ اب آئیے اس کتابچہ کے دوسرے حصہ کی طرف جس میں شفیق الرحمٰن قادیانی آف ڈیرہ غازیخان اور مرزا محمود آنجہانی کے بیٹے مرزا رفیع کے درمیان ہونے والی خط و کتابت درج ذیل ہے جس میں حافظ بشیر احمد مصری صاحب کے والد جناب عبدالرحمٰن مصری کے الزامات دہرائے گئے ہیں۔ اور مرزا رفیع سے حلف اٹھا کر صفائی کے لیے کہا گیا ہے اس خط و

مقدس انسانوں کی طرح تھی۔

مرزا رفیع

اس امر کا بہت افسوس ہے کہ آپ قرآن کریم کی تعلیم سے بالکل لاعلم ہیں ان لوگوں کو جنکی باتوں کو آپ نے بیان کیا ہے قرآن کریم نے جھوٹا قرار دیا ہے آپ سورۃ نور پر غور کریں اس کی آیت ۱۲-۱۳ میں صاف طور پر ایسے لوگوں کو جھوٹا اور کاذب قرار دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے جب آپ اللہ تعالیٰ کی گواہی قبول نہیں کرتے تو میری گواہی اس کے مقابل پر کیا حیثیت رکھتی ہے؟

شفیق الرحمٰن

میں نے آپ کو یہ لکھا تھا کہ آپ ان الزامات کی تردید حلفاً کریں جو سورۃ نور کی آیت ۱۲-۱۳ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میں نے ان آیات کو غور سے پڑھا وہاں تو خلیفہ صاحب

مامور بیٹا مامور باپ کی پاک دامنی پر مباہلہ کیلئے کیوں تیار نہیں؟ ۔ قادیانی جواب دے

حافظ بشیر احمد مصری سے کہ مرزا محمود پر لگائے گئے بدکرداری کے الزامات نئے نہیں پرانے ہیں

اپنے باپ کی صفائی میں ہچکچاہٹ کیوں؟ ۔ مرزا طاہر جواب دے

محترمہ نے آپ کو بھی خلیفہ صاحب کے کردار سے آگاہ کیا تھا۔ میرے لیے اس وقت تک دوسرے دلائل تسلی کا موجب نہیں ہوں گے جب تک آپ الزامات کی تردید نہ کریں۔

دوسرا یاددہانی خط

آپ نے جواب تک نہیں دیا آپ کی یہ خاموشی اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ آپ کی (مرزا عبدالحق) محترمہ نے خلیفہ صاحب مرحوم

کتابت کا خلاصہ یوں ہے۔

شفیق الرحمٰن

مرزا محمود پران کے مریدوں کی طرف سے نہایت بھیانک الزامات لگائے گئے ہیں ان میں ایک عبدالرحمٰن مصری ہیں۔ آپ سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ میری تسلی حلف سے کریں کہ وہ تمام الزامات جو خلیفہ صاحب پر لگائے گئے ہیں غلط ہیں۔ خلیفہ صاحب کی زندگی

کی ذات پر الزامات کی تردید نظر نہیں آتی۔ خلیفہ صاحب کو الزام لگانے والوں نے تو مباہلہ کیلئے بلایا لیکن خلیفہ صاحب مقابل پر نہ آئے حالانکہ بڑے مرزا صاحب کے فتوے کی بنا پر ہی ان کو مباہلہ پر آنا پڑتا تھا۔ نامعلوم ان کے پاس کونسی شرعی دلیل تھی جس کی وجہ سے وہ مباہلہ پر نہ اترے باقی رہی آپ کی گواہی میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ ان الفاظ میں قسم اٹھائیں تو میں آپ کو صادق سمجھ لونگا۔ حلف کے الفاظ یہ ہیں۔

" میں اس خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس کی جھوٹی قسم کھانا

لعنتیوں کا کام ہے کہ مرزا محمود احمد کی ذات پر جو وقتاً فوقتاً زنا کے الزامات لگتے رہتے ہیں وہ غلط اور بے بنیاد ہیں۔ میں گھر کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے حق الیقین کی بناء پر کہتا ہوں کہ مرزا محمود احمد ـــ مقدس پاکباز اسلامی عبادت کو کما حقہ ادا کرنے والے اور خدا کے مقرر کردہ مصلح موعود ہیں اگر میں حلف میں جھوٹا ہوں تو خداتعالیٰ مجھ کو ایک سال تک ایسا عذاب نازل کرے جو تمام دنیا کے لیے عبرت کا موجب ہوگا۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ان الفاظ میں قسم کھانے سے گریز نہیں کریں گے اور مجھے دوسرے دلائل لاطائل سے تسلی دینے کی کوشش نہیں کریں گے۔

مرزا رفیع کے نام دوسرا خط

پہلا خط ۶۶/۲/۹ کو لکھا دوسرے خط پر ۶۶-۶-۶ درج ہے گویا دو ماہ تک جواب نہیں آیا تو شفیق الرحمٰن نے یاد دہانی خط لکھا اس میں موصوف نے لکھا۔

آپ کی خدمت میں لکھا تھا آپ خلیفہ صاحب ثانی کی ذات پر ان سنگین الزامات کی تردید کر سکتے ہیں جو انہی کے مریدین کی طرف سے عائد کیے گئے ہیں جبکہ الزام لگانے والوں میں خلیفہ صاحب کے خاندان کے افراد اور ان کے قریبی رشتہ دار بھی شامل ہیں مثلاً آپ کے چھوٹے بھائی مرزا حنیف احمد صاحب بی اے ایل ایل بی نے ربوہ میں اپنے دوستوں کے سامنے خلیفہ صاحب کی ذات پر عائد کردہ الزامات کی توثیق کی تھی اس توثیق کی وجہ سے بعض افراد ربوہ چھوڑ کر پہلے جھنگ چلے گئے بعد ازاں وہ رحیم یار خان آباد ہیں بعض اب بھی ربوہ میں رہتے ہیں وہ اپنی خانگی مجبوریوں کی وجہ سے ربوہ کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ ان کا گزارہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے ـــــ وہ کبھی حلف تردید نہیں کر سکتے ـ ان حقائق و شواہد کی موجودگی میں جب آپ بھی خاموشی اختیار کرکے الزام لگانے والوں میں شامل ہوتے ہیں تو میں خلیفہ صاحب ثانی پر عائد کردہ الزامات کو غلط قرار دوں یا صحیح ؟

مرزا رفیع

میرا جواب وہی ہے جو پہلے لکھ دیا۔ رہا یہ کہ مرزا حنیف احمد یا کسی اور رشتہ دار نے ایسی بات کی تو اول تو یہ بات جھوٹ اور خلاف عقل معلوم ہوتی ہے اور اگر صحیح ہے بھی جس نے ایسا کہا وہ جھوٹا ہے کیونکہ قرآن کریم اسے جھوٹا قرار دیتا ہے۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ان کی اپنی بہن نے ایسا الزام لگایا تھا۔ کیا حضرت لوط علیہ السلام کے اپنے مریدوں اور قریبیوں نے ان پر اس سے بڑھ کر الزام نہیں لگایا کہ شراب کے نشہ میں اپنی ہی بیٹیوں کے ساتھ بدفعلی کی اور کیا حضرت سلیمان علیہ السلام پر اس سے بھی بڑھ .... کر الزام نہیں لگایا گیا کہ نعوذ باللہ وہ چھپ کر بت پرستی کرتے تھے اور داؤد پاکر قتل کرائے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ (اسے کہتے ہیں سوال گندم جواب چنا ـــ شفیق الرحمٰن نے مرزا رفیع سے حلف اٹھا کر اپنے باپ کی پاکدامنی کا مطالبہ کیا تھا لیکن بجائے حلف اٹھا کر صفائی دینے کے اپنے عیاش باپ کو انبیاء کی صف میں لا کھڑا کیا حالانکہ قرآن پاک اور شریعت محمدیہ انبیاء علیہم السلام کو کبیرہ و صغیرہ ہر قسم کے گناہوں سے معصوم قرار دیتی ہے۔ محمد حنیف)

شفیق الرحمٰن

آپ نے گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر بائیبل کی رو سے عائد کردہ الزامات کو دہرا کر یہ لکھا ہے کہ یہ الزامات ان کے مرید بھی لگاتے تھے۔ کسی نبی پر ان کی زندگی میں ان کے کسی مرید نے بھی زنا وغیرہ کا الزام عائد نہیں کیا جن الزامات کی آپ نے نشاندہی کی ہے وہ بائیبل کے مرتبین نے منسوب کیے ہیں۔ آپ کے پاس کوئی تاریخی ثبوت ہو تو مجھے حوالہ کے ساتھ تحریر کریں۔

دوم۔ ہر نبی کی عصمت و پاکدامنی کی گواہی قرآن مجید نے دی ہے ہر مسلمان تمام انبیاء کی پاکدامنی پر حلف اٹھانے کے لیے تیار ہے۔

سوم۔ جب آپ کو خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کی پاکدامنی پر اتنا ہی یقین ہے تو مندرجہ بالا قسم اٹھانے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔

میرے نزدیک خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کی بریت کے لیے دو ہی راستے تھے۔

۱۔ ان کا خود مباہلہ کرنا۔

۲۔ آپ کے گھر کے کسی فرد کا حلف اٹھانا مثلاً بیویاں اور لڑکے۔ خلیفہ صاحب اپنی زندگی میں مباہلہ کی دعوت دینے والوں کے مقابل پر نہیں آئے۔ اب کسی متذبذب آدمی کے اطمینان کا ایک ہی طریقہ ہے گھر کے کسی آدمی کا حلف اٹھانا ـــ آپ کا حلف نہ اٹھانے کی وجہ سے میرا شک یقین میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے ـــ میں تمام بحثوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ مندرجہ بالا لفظوں میں قسم کھا کر مجھے اطمینان دلا دیں۔

جواب نہیں آیا

عبدالرحمٰن اور شفیق الرحمٰن صاحبان نے مرزا عبدالحق اور مرزا رفیع کو مرزا محمود کے بارے میں جو آخری خط ارسال کیے ان

دونوں قادیانی راہنماؤں نے ان کا جواب نہیں دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ واقعی مرزا محمود عیاش اور اوباش تھا۔ اگر وہ پاکباز ہوتا تو... خود اس کا اپنا بیٹا مرزا رفیع حلف اٹھاکر اپنے باپ کی پاکدامنی کا ثبوت مہیا کرتا۔

میں خط لکھنے والے مرزائی دوست سے گزارش کروں گا کہ حافظ بشیر احمد مصری نے جو الزامات لگائے اور جن پر مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج دیا کوئی نئے الزامات نہیں ان کے والد عبدالرحمٰن مصری اور دوسرے سرکردہ قادیانی یہ الزامات لگاچکے ہیں ان پر "تاریخ محمودیت" ربوہ کا مذہبی آمر" اور دوسری بہت سی کتابیں گواہ ہیں۔ ان الزامات کی صفائی کے لیے مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا وہ میدان میں نہ آیا، قادیان کی دائمی نیفیلی کے افراد کو حلف اٹھاکر صفائی دینے کے لیے کہا گیا کوئی میدان میں نہ آیا کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ یہ الزامات بالکل درست ہیں۔ حافظ بشیر احمد مصری بے شک غیب کے عالم نہیں لیکن انہوں نے جو الزامات لگائے اور جن کی صفائی کے لیے مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے وہ تواتر کے ساتھ چلے آرہے ہیں۔ مرزا محمود کا دعویٰ تھا کہ وہ مامور من اللہ تھا اور اس کے بیٹے مرزا طاہر کا بھی دعویٰ ہے کہ وہ مامور من اللہ ہے۔ مامور بیٹا مامور باپ کی پاکدامنی پر مباہلہ کرنے پر کیوں تیار نہیں، اس کا جواب خط لکھنے والا مرزائی دوست اگر بھیج دے تو اس سے نہ صرف ہمیں خوشی ہوگی بلکہ وہ جواب پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

یہ مضمون یک طرفہ نوجوان کا ہے۔ اس پر آئندہ تبصرہ کیا جائے گا۔
ادارہ

ربوہ کے نوجوانوں میں بغاوت کی لہریں

مرزا طاہر نوشتہ دیوار پڑھ لیں

زاہد عباس سید

مرزا طاہر نے مباہلہ کا شوشہ نئی نسل کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کیلئے چھوڑا۔

قادیانی جماعت اس وقت عجیب مخمصے کی حالت میں گھری ہوئی ہے۔ مرزا طاہر احمد جو اپنے والد مرزا بشیر الدین محمود کے نقش قدم پر چلے اور جس طرح وہ قادیان سے برقعہ پہن کر نکلے تھے ایسے ہی مرزا طاہر احمد پاکستان سے برقعہ پہن کر فرار ہوئے۔

جنرل ضیاء الحق ۱۹۷۷ء میں آئے تھے اور مرزا ناصر احمد کے دور ۱۹۸۲ء تک انھوں نے قادیانی جماعت کو کچھ بھی نہیں کہا۔ مرزا ناصر احمد کی وفات کے بعد مرزا طاہر احمد اقتدار پر آئے تو انھوں نے کئی تند و تیز خطابات اور تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا اور جماعت کو ایسا تاثر دینا شروع کیا کہ قادیانی اقتدار کے دن قریب آگئے ہیں انہوں نے پاکستان میں اپنے آخری رمضان کے خطبے میں بڑے جوش سے کہا کہ اے احمدیو اس رمضان کو اپنی دعاؤں سے فیصلہ کن رمضان بنا دو۔

چنانچہ وہ رمضان فیصلہ کن رمضان ثابت ہوا۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نتیجہ میں مرزا طاہر احمد ملک سے برقعہ پہن کر فرار ہوگئے۔ ان کی عدم موجودگی سے قادیانیوں کی نئی نسل کے سامنے کئی مسائل اور فکری سوالات کھڑے ہوئے۔ ربوہ کی سامری قیادت سے نئی نسل پہلے ہی متنفر تھی۔ مرزا طاہر کی غیر حاضری سے مقامی قیادت کو زیادہ کھل کھیلنے کا موقع ملا اور نئی نسل کے درمیان ایک واضح خلاء پیدا ہوگیا۔ اس خلاء کو پُر کرنے کے لیے پہلے مرزا طاہر احمد نے "TENTH FRIDAY" کے ایک کشف سے نوجوان نسل کو بہلانے کی کوشش کی لیکن جب گئے ساون اگلے موسم بیت گئے تو نوجوانوں میں اپنے عقائد سے بیزاری کی لہر اٹھنے لگی۔ اس لہر کو دبانے کے لیے مرزا طاہر احمد نے پہلے ۳، جولائی ۱۹۸۸ء کے خطبہ میں اجمالاً اور پھر ۱۰، جولائی ۱۹۸۸ء کے خطبہ میں تفصیلاً مباہلے کا شوشہ چھوڑ کر نئی نسل کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کی کوشش کی۔ قادیانیوں کی نئی نسل کو یہ بھی باور کرایا گیا کہ مباہلے کا چیلنج دینے سے "منتھ فرائی ڈے (TENTH FRIDAY) کی پیش گوئی پوری ہوگئی ہے۔

مباہلے کے چیلنج پر جس طرح علماء نے لبیک کہا اس نے مرزا طاہر احمد کی یہ سیاسی چال بھی ناکام ہوگئی اور مباہلے کا گھڑ پراڈ حول مرزا طاہر احمد کو بجانا پڑ گیا ایک طرف علماء نے ان کے اکٹھ نکاتی مباہلے کو بھی قبول کرلیا۔ دوسری طرف احمدیوں کی حقیقت پسند پارٹی میں پھر سے جان پڑ گئی۔ یاد رہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے زمانے میں ان کے نہایت ہی قریبی مرید وقتے وقتے سے ان پر زنا اور بدکاری کے الزام لگا کر جماعت سے الگ ہوتے رہے۔ الگ ہونے والے موکد بعذاب قسمیں کھا کر اپنے بیانات دیتے تھے اور مرزا بشیر الدین کو مباہلے کے لیے بلاتے تھے مگر ہر طرح کی حیلہ سازیاں کرنے کے باوجود مرزا محمود اپنی صفائی کے لیے مباہلہ پر کبھی بھی آمادہ

ربوہ میں مرزا طاہر کے والد مرزا محمود پر زناکاری کے الزامات عام موضوع بحث ہیں۔

نہ ہوئے تاہم مباہلہ نہ کرنے کے باوجود وہ زندگی کے آخری گیارہ برس فالج زدہ ہو کر بستر مرگ پر پڑے رہے اور گیارہ برس کے طویل عرصہ میں سسک سسک کر مرے۔ قادیانیوں کی حقیقت پسند پارٹی نے اب پھر یہ سوال اٹھایا کہ اگر اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کی موجودگی اور عدم موجودگی اور لیاقت علی خان کے قتل کے مسئلوں پر مباہلہ ہوسکتا ہے تو پہلے مرزا طاہر احمد، مرزا رفیع احمد، مرزا مبارک احمد، مرزا حنیف احمد، اور مرزا نعیم احمد اپنے والد پر لگنے والے زنا کے الزام کا فیصلہ کریں اور مؤکد بعذاب قسم کھاکر اپنے باپ کی پاکیزگی کی شہادت دیں۔ مرزا بشیرالدین محمود احمد ساری زندگی اپنی صفائی کے لیے حلفیہ قسم کھانے یا مباہلہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوئے تھے اور ان کے بعد ان کے کسی بیٹے کو بھی مؤکد بعذاب قسم کھاکر باپ کی صفائی دینے کی ہمت نہیں ہوئی۔ مرزا طاہر احمد کی اس تکاتی دعوت مباہلہ نے بدکاری کے الزامات کو پھر سے زندہ کردیا اور اب نئی نسل جوان الزامات کے تھمنے سے بے خبر تھی ایک نئے روحانی صدمے سے دوچار ہے۔ اب قادیانیوں کی نئی نسل کو زیادہ پریشان کن سوالات کا سامنا ہے اور مقامی قادیانیت قیادت ان کے سوالوں کے جوابات دینے کو تیار نہیں۔ ان پریشان کن سوالات میں گھرے نوجوانوں کو منافق اور مخالف قرار دیا جارہا ہے۔

مرزا طاہر احمد تک یہ حالات پہنچے تو انہوں نے مورخہ ۸۸-۱۱-۱۸ کے خطبہ میں نئی نسل کو دھمکی دیکر مخاطب کیا ایسے نوجوانوں کو فکری مجذوم قرار دیا اور جماعت کو نصیحت کی کہ ایسے لوگوں کا سوشل بائیکاٹ کریں۔

یہاں اب مباہلہ انسانی حقوق کے دائرے میں آگیا ہے۔ ایک طرف مرزا طاہر ساری دنیا میں دہائی دے رہے ہیں کہ پاکستان میں قادیانیوں کو بنیادی انسانی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ دوسری طرف ان کی اپنی یہ حالت ہے کہ خود اپنے نوجوانوں کے سوشل بائیکاٹ کا حکم دے رہے ہیں۔ حکومت کو مرزا طاہر احمد کے مورخہ ۸۸-۱۱-۱۸ کے خطبہ کا خصوصی نوٹس لینا چاہیے اور یہ خطبہ جو روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۸۸-۱۱-۲۸ کی اشاعت میں چھپ بھی چکا ہے۔ خصوصی طور پر انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے پیش کرنا چاہیے کہ یہ تو اپنی نئی نسل کے انسانی حقوق دینے کے لیے تیار نہیں ہم پر کیا الزام لگاتے ہیں۔

مرزا طاہر احمد نے جنرل ضیاء کی ہلاکت کو اپنے مباہلے کا کرشمہ قرار دیا ہے۔ لیکن خود قادیانیوں کی نوجوان نسل اسے مباہلہ کا نتیجہ ماننے کو تیار نہیں نوجوان قادیانی صاف صاف مانتے ہیں کہ جنرل ضیاء نے مباہلے کو قبول نہیں کیا تھا نیز خود مرزا طاہر احمد اپنے ایک خطبہ میں جنرل ضیاء کو سیاسی حالات بہتر ہونے تک مباہلے کی رعایت دینے کا اعلان کرچکے تھے۔ ایسی صورت میں مرزا طاہر احمد کا بیان اس اندھے جیسا ہے جسکے پاؤں کے نیچے بٹیر آگیا تو وہ کہنے لگا کہ میں شکاری ہوں۔ بعض قادیانی نوجوان تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر یہ مباہلہ ہوگیا ہے تو پھر مولانا ثناء اللہ امرتسری والا مباہلہ تو کہیں زیادہ قوت کے ساتھ ہوگیا تھا۔ غالباً نئی نسل کے ایسے ہی تند و تیز اور حقیقت پسند رویے کو دیکھ کر مرزا طاہر احمد نے جماعت کو ایسے لوگوں کے سوشل بائیکاٹ کا حکم دے دیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کو بہرحال اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں اور خاص طور پر ربوہ میں قادیانی قیادت کی چیرہ دستیوں کو روکنا چاہیے۔

مرزا طاہر احمد ایک عرصہ تک بھٹو حکومت کے مخالف رہے ہیں اور جنرل ضیاء کے دور میں قادیانیوں کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ایک مبینہ الہام "کلب یموت علی کلب" سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو پر چسپاں کیا جاتا رہا۔ اس عربی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ "وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مرے گا۔ کتے کی موت مرے گا"! قطع نظر اس کے کہ حقیقت پسند قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ اس الہام کو مرزا محمود احمد کی موت سے پہلے ان پر چسپاں کرچکے تھے۔ اور بتاچکے تھے کہ وہ اپنی خلافت کے ۵۱ سال پورے کرکے اگلے برس میں داخل ہوں گے۔ اور مرجائیں گے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا مگر مرزا طاہر احمد نے بھٹو مرحوم کی پھانسی پر خوشیاں منائیں اور مبینہ پیشگوئی کو بھٹو مرحوم پر چسپاں کیا۔ اس سلسلہ میں سر ظفراللہ خان کا تحریری بیان تو باقاعدہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ ایسی صورتحال میں مرزا طاہر احمد کو بخوبی علم ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو انہیں کوئی ناجائز رعائت نہیں دیں گی اور وہ اسی وجہ سے پھر ایک غلط بازی کھیل رہے ہیں

مرزا طاہر نے نئی قادیانی نسل کو فکری مجذوم قرار دے دیا

اور یہ تاثر دینے میں مشغول ہیں کہ بے نظیر بھٹو کے آنے سے قادیانیوں کا غلبہ آنے والا ہے۔ غالباً وہ ایسا تاثر دیکر بے نظیر بھٹو کو عوام کی نظروں سے گرانا چاہتے ہیں لیکن پاکستان کے باشعور عوام اب مرزا طاہر احمد کی کسی احمقانہ خواہش کی قیمت پر ملک کو داؤ پر نہیں لگنے دیں گے۔ بے نظیر بھٹو عوام کی امنگوں اور اسلامی قدروں کی

باقی صفحہ ۸ پر

فرانکفرٹ مغربی جرمنی کے مولانا مشتاق الرحمٰن سے گفتگو

از قلم: سید عبدالرحمٰن ثاقب ترین

اندرون اور بیرون ملک سے مجلس کے کارکنان دوست، احباب اور بزرگ دفتر ختم نبوت تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ان کے انٹرویوز شائع کئے جاتے ہیں۔ اس مرتبہ مغربی جرمنی سے مولانا مشتاق الرحمٰن یہاں تشریف لائے۔ ان سے جو گفتگو ہوئی وہ نذر قارئین کی جا رہی ہے۔

میزبان:۔۔۔ جرمنی میں آپ کے علاقہ کا پس منظر اور وہاں پر مرزائی سرگرمیاں کیا ہیں؟

●۔۔۔ ہماری جامع مسجد پاک محمدی فرانکفرٹ میں واقع ہے۔ اور ملک جرمنی اس وقت قادیانیت کا مرکزی اڈا بنا ہوا ہے۔ قادیانی پوپ ایک عرصہ سے یہاں اپنی گدی جمائے بیٹھے ہیں۔ پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر اسلام کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے مرزا غلام احمق کی جھوٹی نبوت کو پروان چڑھاتے ہیں۔

س۔ فرانکفرٹ میں مجلس کی شاخ کب قائم ہوئی اور اس کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟

●۔ مجلس کی شاخ قائم کئے تو زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ البتہ "ختم نبوت" کا کام الحمدللہ زیادہ ہو رہا ہے۔ تقریباً تین ماہ قبل جب میں فرانکفرٹ پہنچا تو اپنے گردوپیش قادیانی سرگرمیاں دیکھ کر مجھے تشویش ہوئی۔ قادیانی وطن پاکستان کے خلاف طرح طرح کی الزام تراشیاں کر کے جرمنی میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر حکومت جرمنی اس سلسلہ میں کچھ سختی کرتی ہے تو یہ پاکستان کے خلاف اپنے زہریلے پروپیگنڈہ میں مزید شدت اختیار کر لیتے ہیں ہمارے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ چونکہ حکومت جرمنی کی طرف سے پناہ گزین کی حیثیت سے مرزائیوں کو پانچ سو مارک دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا پرانے مرزائی پوپ، نئے مرزائیوں کو سیاسی پناہ دلوانے کے بعد ان سے دو سو یا تین سو مارک ہر ماہ ٹیکس کے طور پر چھین لیتے ہیں۔ اور یہ دھندا خوب ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ضروریات زندگی کے لئے حکومت امداد کرتی ہے۔ چنانچہ یہ کھلا کھاتے ہیں اور پھر بغیر کسی فکر کے قادیانیت کا پرچار کرتے ہیں۔ ان کی عورتیں گھروں میں گھس کر مسلمان خواتین کو گمراہ کرتی ہیں۔ ہمارے کئی کم دینی معلومات رکھنے والے بھائیوں کو بھٹکانے کی کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی ایک مسجد پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر ملی اور ملکی یہ تقاضا تھا کہ دین کو بچایا جائے۔ اور ملک کا دفاع کیا جائے۔ اور اسی نظریۂ ضرورت کے تحت ہم نے "ختم نبوت" کے کام کرنے کی ٹھان لی ہے۔

س۔ آپ کا ختم نبوت کے کام کرنے کا کیا طریقہ ہے اور اس سلسلہ میں کتنی پیش رفت ہوئی ہے؟

●۔ مجلس ختم نبوت کی طرف سے جو لٹریچر ہمیں موصول ہوتا ہے اسے بڑی احتیاط سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ پڑھ لینے کے بعد وہی لٹریچر دوسرے مسلمانوں کو دیا جاتا ہے۔ صبح و شام درس و تدریس میں اور خطبہ جمعہ کے دوران ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مستقل بات ہوتی ہے۔ پاک محمدی مسجد میں ہم نے ایک بڑی سی "اوپن ٹیبل" لگائی ہوئی ہے۔ جس پر دیگر اسلامی کتب اور رسائل و پمفلٹ وغیرہ کے علاوہ مجلس کی طرف سے ملنے والے لٹریچر کی دو دو کاپیاں بھی وہاں محفوظ رکھی ہوتی ہیں۔ جنہیں لوگ پڑھتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہاں کے اخبارات سے مدد لینے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ جوں جوں حلقہ احباب بڑھتا جاتا ہے کام کی رفتار بھی تیز ہوتی جاتی ہے اور الحمدللہ اب وہاں کے مسلمان قادیانیت کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے لگے ہیں دو مردوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ایک خاتون مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئی لیکن ہم نے اپنی بھرپور کوششیں جاری رکھیں اسے واپس لائے ہیں نے خود اس کا نکاح مسلمان مرد کے ساتھ کر دیا ہے لوگ پڑھے لکھے ہیں بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد اچھے اثرات سامنے آ جائیں گے۔ اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ اچھی پیش رفت ہوئی ہے۔

س۔۔۔ آپ نے اپنی گفتگو میں فرمایا تھا کہ قادیانی عورتیں گھروں میں جا کر مسلمان عورتوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہ بات تو اس لحاظ سے انتہائی خطرناک ہے اس سلسلہ میں ....؟

●۔ جی ہاں! یہ بات ہمارے پیش نظر ہے۔ خصوصاً خواتین اور ناپختہ ذہن کے نوجوانوں پر ہم خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ مختلف گھروں میں خواتین کے اجتماع کئے گئے ہیں۔ ان کے پروگرام منعقد ہو چکے ہیں اور ان شاء اللہ اس تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے مزید توسیع کریں گے۔ بچوں اور نئے نوجوانوں کو بھی اس فتنہ سے آگاہ کر رہے ہیں ان کی ذہن سازی اور اسلامی تعلیم و تربیت کے لئے انہیں مساجد میں لاتے ہیں۔ وہ ہماری باتیں توجہ سے سنتے ہیں ہماری کوششیں بارآور ثابت ہو رہی ہیں۔

س۔ جرمنی میں صرف جرمن یا انگریزی زبان سمجھنے والے کافی مسلمان ہیں۔ تو ان تک تو آپ اپنا پیغام نہیں پہنچا پاتے ہوں گے!

●۔۔۔ جی نہیں! ایسا نہیں ہے۔ ہم نے اس مشکل پر بھی قابو پا لیا ہے۔ بالواسطہ گفتگو کر لیتے ہیں۔ ہمارے

حلقہ احباب میں بہت سے ایسے دوست ہیں جو اردو انگریزی اور جرمن زبان بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ محترم ڈاکٹر نواز اور جناب عبدالرحمٰن طارق اس سلسلہ میں بہت تعاون کر رہے ہیں۔ اور ہمیشہ مستعد رہتے ہیں اللہ انہیں جزا دے۔ آمین

س ۔ مرزا طاہر کے حالیہ مباہلہ کے چیلنج کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

● مرزا طاہر نے مباہلہ کی آڑ لے کر ڈھونگ رچایا ہے۔ اگر وہ اس چیلنج میں مخلص تھا تو اسے سامنے آنا چاہئے تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر اور ملک کے قابل ذکر علماء نے یہ چیلنج منظور کیا۔ خود میں نے بھی مرزا طاہر کو جرمنی میں مقام اور وقت کا تعین کرنے کے بارہ میں کہا مگر اسے جرأت نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔

س ۔ ۸۵ء کے بعد سے لندن میں ہر سال عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جاتی ہے اور مجلس کے مبلغین وفود کی صورت میں مختلف ممالک کا دورہ بھی کرتے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا عالمی سطح پر کانفرنس منعقد کرنے یا وفود بھیجنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

● قادیانی گروہ صرف پاکستان یا ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک میں بھی مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تشہیر چاہتے ہیں اس لئے مجلس کو اپنا دائرہ وسیع رکھنا چاہئے۔ اور مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ الحمد للہ مجلس نے اپنی اس ذمہ داری کو بروقت محسوس کیا ہے میں تو چاہتا ہوں کہ ایسی کانفرنسیں ہر ملک میں منعقد کی جانی چاہئیں۔ ہم انشاء اللہ جرمنی میں بھی ختم نبوت کانفرنس رکھیں گے اور وفود کا جانا اس لئے ضروری ہے کہ باہمی طور پر کھل کر بات چیت ہو جاتی ہے۔ صرف لٹریچر پڑھ لینے سے تسلی بخش جواب نہیں مل جاتا بلکہ متجسس لوگوں میں تشنگی بڑھ جاتی ہے۔ ہر شخص کے اپنے فہم و شعور کے مطابق اس کے ذہن میں سوالات ابھرتے ہیں اور انہیں اسی انداز سے سامنے بیٹھ کر ہی جواب دیا جا سکتا ہے ......

س ۔ اچھا یہ فرمائیے! کہ ہفت روزہ ختم نبوت آپ کی توقعات پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ کوئی کمی محسوس کرتے ہوں تو ......؟

● ختم نبوت مجلس کی بہترین ترجمانی کر رہا ہے۔ بیرون ممالک کے مسلمان بھی اسے بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ مضامین عام سمجھ کے مطابق ہوتے ہیں صرف اتنی گذارش کروں گا کہ "تحفظ ختم نبوت" اور "رد قادیانیت" پر زیادہ سے زیادہ مضامین شائع کئے جائیں۔ اور مزید یہ کہ چونکہ بیرون ممالک میں بھی یہ رسالہ کافی مقبول ہے لہٰذا اس میں انگریزی ایڈیشن کا اضافہ ہونا چاہئے۔ ہمیں بھی یہ رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔

س ۔ اسی حوالہ سے مستقبل کے لئے آپ کے کیا ارادے ہیں کوئی پروگرام وغیرہ؟

● مستقبل قریب میں ہم انشاء اللہ باقاعدہ ایک لائبریری کے قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسلامی تنظیموں اور مساجد کمیٹیوں سے رابطہ کریں گے۔ جونہی حالات نے بھی موقع دیا ہم ایک ماہنامہ بھی نکالیں گے۔ کیونکہ وہاں اسلامی لٹریچر اور اسلامی صحافت کی خاصی ضرورت ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ہم مسلمانوں کی مسجد مرزائیوں کے تسلط سے آزاد کرائیں گے۔

س ۔ قارئین کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں تو ....؟

● فروعی اختلافات کو ہوا دیئے بغیر امت اسلامیہ متحد ہو جائے۔ اور پاکستان سے باہر جانے والے مسلمان جب بھی اور جہاں بھی جائیں اسلامی اور تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر ہمراہ ضرور لے جائیں۔ بیرون ممالک انگریزی زبان میں اسلامی لٹریچر کی بہت مانگ ہے! اور اس بات کو وہاں پر ہی محسوس کیا جا سکتا۔

قادیانی جماعت کے مربی چوہدری برکت علی محمود نے

اسلام قبول کرلیا

لاہور ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر واقع بیرون دہلی دروازہ لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینی کے دست حق پرست پر جماعت احمدیہ ربوہ کے مربی مناظر چوہدری برکت علی محمود سکنہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے اسلام قبول کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مشروط طور پر آخری نبی و رسول تسلیم کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال و کذاب مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اور آئندہ کے لئے میرا قادیانی اور لاہوری گروپوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

حاضرین مجلس جن میں حضرت شاہ صاحب کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاری نذیر احمد خطیب جامع مسجد انار کلی لاہور، مولانا محمد صادق صدیقی خطیب جامع مسجد حنفیہ مریدکے، مولانا اشفاق الرحمان، قاری محمد یوسف چنیوٹی اور دیگر کارکنوں نے شرکت کی۔ حاضرین مجلس نے موصوف کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی اور استقامت کی دعا کی گئی۔

تلخ و شیریں

یورپین تہذیب کے نمونے

پناہ بخدا

تحریر: حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

بدکرداری کی انتہاء۔ یہ حقیقت اپنی جگہ بالکل اٹل ہے کہ جب انسان اپنی اصل کو بھول جائے خوف خدا سے خالی ہو جائے شرافت و دیانت سے کورا ہو جائے تو اس سے جو کچھ بھی ظہور میں آئے کم ہی کم ہے یورپی ممالک میں اس کے کئی نظارے ہیں یہاں تہذیب کے نام پر بدتہذیبی کا وہ نظارہ دکھایا جاتا ہے جس سے شرافت انسانی چیخ پڑتی ہے آج کا اخبار ہمارے سامنے ہے اس کی ایک خبر ملاحظہ کیجیے۔

ایک انگریز نوجوان لڑکی کو اس کے اپنے ہی گھر میں لونڈی کی طرح رکھ کر اس کا بڑا بھائی اسے جنسی ہوس کا نشانہ بناتا رہا لندن کی مشہور عدالت اولڈ بیلی میں اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے عدالت کو بتایا گیا کہ بدکردار بھائی نے اسی وقت سے اپنی بہن کو جنسی ہوس کا نشانہ بنایا جب اس کی عمر ۱۳ سال کی تھی لڑکی نے اپنی ماں سے شکایت بھی کی لیکن ماں نے مدد کرنے کے بجائے مزید دشواریاں پیدا کیں اسے کمرے میں بند کر دیا گیا اور صرف کام کاج کے لئے ہی باہر لایا جاتا تھا لڑکی نے بہت مرتبہ خودکشی کی ناکام کوشش بھی کیں آخری کوشش میں اس کی دوست نے موقع پر بچا لیا اور ہسپتال پہنچا دیا جہاں سے لڑکی نے پولیس کو اطلاع دی پولیس نے اس کے بھائی کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا جہاں بھائی نے اعتراف جرم کر لیا عدالت نے صرف اسے صرف تین سال کے لئے جیل بھیج دیا۔

اس قسم کے واقعات سے یہاں کے اخبار بھرے ہوتے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ یورپی تہذیب نے شرافت و دیانت کے پرخچے ادھیڑے ہیں اس سے مشرقی نوجوانوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

بہن بھائی کا یہ واقعہ کیا کم تھا کہ روزنامہ ایوننگ نیوز ۲۰ دسمبر کی اشاعت میں یورپی تہذیب کا ایک اور نمونہ پیش کر دیا اور بتایا کہ

ایک باپ اپنی سوتیلی بیٹی کو آٹھ سال تک اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتا رہا اس لڑکی کی عمر اس وقت ۱۶ سال ہے یعنی جب وہ آٹھ سال کی تھی اس وقت سے درندہ صفت باپ نے یہ خبیث حرکت شروع کی تھی اخبار کے مطابق اس درندہ صفت کی دوسری بیوی کو بھی ساری تفصیلات کا علم تھا لیکن اس نے پولیس کو محض اس لئے نہ بتایا کہ گھر میں اختلافات کی فضا پیدا نہ ہو جائے۔ لڑکی کے بیان کے مطابق اس کی ماں کو سب بتایا گیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی آخر ایک دن وہ گھر چھوڑ کر فرار ہو گئی اور پولیس کو خبر دی۔ جہاں سے پولیس نے اسے گرفتار کیا اور اسے عدالت میں پیش کر دیا۔

ایوننگ نے دسمبر کی اشاعت میں اس پر مزید تفصیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ عدالت میں بدچلن درندہ صفت باپ نے اپنے جرموں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ لڑکی ہی بدچلن و آوارہ تھی اور اس کے کئی مردوں کے ساتھ تعلقات تھے لڑکی ہی نے مجھے دعوت گناہ دی، جرم میں قبول کی عدالت نے درندہ صفت باپ کو ۱۰ سال قید کی سزا سنائی۔

لعنت ہے ایسی تہذیب اور آزادی پر جہاں پر
بھائی بہن کی تمیز نہیں، باپ بیٹی کی پہچان نہیں
ایسی تہذیب انسان کو انسان نہیں بلکہ جانور
سے بدتر بنا دیتی ہے

اولٓئک کالانعام بل ھم اضل

چند دن پہلے اردو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ایک ایشیائی برطانوی بھائی بہن پاکستان جا کر کھلے عام گانا گائیں گے اور اکٹھے رقص کرتے ہوئے پاکستانی عوام کے جذبات گرمائیں گے۔ جناب صدر ضیاالحق شہید کے دور میں ایسا کرنا ممکن نہ تھا لیکن اب ماشاءاللہ خیر سے محترمہ کا دور ہے اس لئے کسی قسم کی پابندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سیکولر ملک ہے، آزادی ہے نا پھر بھلا کون رقص کرنے لگے گا کون منع کرے گا۔ واقعی سچ فرمایا ہے۔
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے۔

نوشتۂ دیوار

علامہ الرحمٰن جمی اقوال و افادات آ...

- فرض کو فرض جانتے ہوئے اسے ادا نہ کرے
- حرام کو حرام جانتے ہوئے اس کا ارتکاب کرے
- حق کو حق جانتے ہوئے اس سے انحراف کرے۔
- باطل کو باطل جانتے ہوئے اس کی پیروی کرے

اس میں یہ طاقت پیدا نہیں ہو سکتی کہ

- مردانگی کا کوئی کارنامہ اس کے ہاتھ انجام پائے اور اپنے گھر کو فتح کرنے کے سوا وہ ایک انچ زمین بھی فتح کر سکے۔

نونہال ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

عدل و انصاف کا پیکر

محبوب الٰہی .... مانسہرہ

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دنیا میں عدل و انصاف کی ایسی مثال قائم کی ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں مصر سے ایک قبطی عیسائی آتا ہے اور کہتا ہے یا امیر المومنین میں نے سنا ہے کہ محمدؐ کے جانشین انصاف پرور ہوتے ہیں میں انصاف کے حصول کے لئے مدینہ آیا ہوں میرے اور گورنر کے فرزند نے ظلم کیا ہے اور وجہ یہ تھی کہ ہم گھوڑے دوڑا رہے تھے۔ تو میرا گھوڑا اس کے گھوڑے سے آگے نکل گیا اور اس نے میری پشت پر چابک برسائے عمر فاروقؓ نے جب یہ بات سنی تو اس کو کہا کہ تم یہاں ٹھہرے رہو جب تک کہ تمہیں انصاف نہ ملے۔ اور آپ نے محمد بن مسلمہؓ کو ایک خط لکھ دیا کہ گورنر مصر کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ جلدی کہ یہاں حاضر ہو اور ساتھ اپنے بیٹے کو بھی لاؤ جس کے چابک بے دریغ لوگوں پر برستے ہیں۔ محمد بن مسلمہؓ خط لے کر مصر پہنچے، جب مصر کے گورنر حضرت عمرو بن عاصؓ نے خط پڑھا تو وہاں سے فوراً امیر المومنینؓ کی خدمت میں حاضر ہو گئے بمع اپنے بیٹے کے۔ عدالت میں تینوں حاضر تھے کہ حضرت عمرؓ نے عیسائی سے فرمایا کہ بتاؤ تمہیں کیا شکایت ہے اس نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم نے کب سے اولاد آدم کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ جبکہ تعلیمات مصطفویؐ نے تو یہ سبق دیا ہے کہ ہر ماں بچے کو آزاد جنم دیتی ہے معاملہ چونکہ بیٹے کا تھا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے بیٹے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ بیٹے نے سر جھکا لیا اور کہا یہ غلطی مجھ سے ہو گئی ہے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے

مقام سیدنا عمر فاروقؓ ایک نظر میں

محمد امین بلوچ .... تفتان ضلع چاغی

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام روئے زمین پر مجھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔ (ابن عساکر)

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ جب تم صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمرؓ کو کبھی فراموش نہ کرو کیونکہ کچھ بعید نہیں کہ ان کا قول الہام ہو اور فرشتے کی زبانی کرتے ہوں۔

۳۔ حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت زود فہم تیز طبع اور معاملہ فہم تھے۔

۴۔ حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب صالحین کا اپنا درہ فاروق اعظمؓ کی خدمت میں پیش کیا اور فرمایا کہ میرے درے سے اس کو سزا دیں۔ لیکن فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ اس درے کا کام یہ تھا کہ یہ وہیں مصر میں سزا دیتا۔ اب درہ میرا ہو گا اور ہاتھ اس مضروب کا اور پشت آپ کے لڑکے کی ہو گی۔ فاروق اعظمؓ نے اپنا درہ اس عیسائی کو دیا اور فرمایا مارو اس کو جس طرح اس نے تجھے مارا تھا۔ عیسائی نے چابک لیا اور گورنر کے سامنے اس کے بیٹے کو اتنے ہی چابک مارے جتنے اس نے اس کو مارے تھے۔ اس کے بعد وہ عیسائی بے ساختہ پکار اٹھا جس نے بھی کہا تھا۔ کہ محمدؐ کے جانشین انصاف پرور ہوتے ہیں

سلام کرنے کی اہمیت

سیف الاسلام مُگسی مانسہرہ

باہم سلام کیا کرو اس سے نسبت بڑھتی ہے سلام میں جان پہچان کی تخصیص مت کرو جو مسلمان ملے سلام کرو۔

سوار کو چاہیے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو اور کم عمر زیادہ عمر والے کو۔

جو شخص پہلے سلام کرتا ہے اسے زیادہ ثواب ملتا ہے

اگر زیادہ لوگوں میں سے ایک شخص سلام کرے تو سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح زیادہ لوگوں میں ایک شخص جواب دے دے تو یہ بھی کافی ہے۔

علم

محمد احسان رانا .... کرور لعل عیسن

علم کا صرف خدا کے لئے سیکھنا اور اس کا طلب کرنا عبادت ہے اس کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔ اور اس کا اہل پر خرچ کرنا اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے اس لئے کہ علم جائز اور ناجائز پہچاننے کی علامت ہے۔ وحشت میں جی بہلانے والا اور سفر کا ساتھی ہے۔ علم دلوں کی روشنی اور آنکھوں کا نور ہے۔

حافظ آباد میں ایک مرزائی کو منافقت اور دھوکہ دینے کے لیئے

کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر ایک سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا

حافظ آباد (نمائندہ ختم نبوت) یہاں ایک قادیانی ارشاد کو منافقت سے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر عدالت نے ایک سال قید کی سزا دی تفصیلات کے مطابق ملزم کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گھوم رہا تھا کہ گرفتار کر لیا گیا۔ جس پر عدالت میں کیس چلا۔ فاضل عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ اس امر میں کسی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ کلمہ طیبہ سینے پر لگا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح بطور قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے لیئے اس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگایا۔ ایک مسلمان عام حالات میں کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر نہیں پھرتا اس طرح کلمہ طیبہ لگانے کی وجہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی جسے منطقی طور پر تسلیم کیا جا سکے یا جسے عقل سلیم تسلیم کرے کہ وہ ایک طرف خود کو قادیانی بتاتا ہے اور دوسری طرف کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر ظاہر کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اس صورت میں دفعہ ۲۹۸ سی کا متن کسی ابہام کا شکار نہیں ہوتا اس کے مشاہدہ سے روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے لیکن ایسا اقدام جو منافقت اور بدنیتی پر مبنی ہو جو مسلم امت کو دھوکہ دیتا ہو اس کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جانا ضروری ہے ہر وہ جرم جو شرارتاً بدنیتی پر مبنی ہو جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں اس کا بروقت روکنا ضروری ہے۔ فاضل عدالت نے لکھا ہے کہ مجرم کیخلاف جرم پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ لہذا مجرم کو ایک سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید تین ماہ قید ہوگی۔

گورنمنٹ گرلز کالج چونیاں سے عربی کی قادیانی لیکچرار کے ٹرانسفر کا مطالبہ

چونیاں (نامہ نگار) یہاں کے علماء کرام، وکلاء اور سماجی تنظیموں نے حکومت پنجاب کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہم اہلیان چونیاں پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ گرلز کالج چونیاں میں متعینات عربی کی قادیانی لیکچرار کا یہاں سے فوری تبادلہ کیا جائے۔ ہم لوگ اس سے پہلے بھی پرنسپل صاحبہ اور متعلقہ حکام سے کئی دفعہ یہ مطالبہ کر چکے ہیں لیکن معلوم نہیں حکومت کے ایوانوں اور دفتروں میں وہ کون سے قادیانی نواز اہلکار ہیں جن کی وجہ سے ہمارا جائز مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین کی رو سے کافر قرار دیئے جا چکے ہیں۔ یہ لوگ ابھی تک اپنے آپ کو غیر مسلم نہیں مانتے اور اسی وجہ سے حالیہ انتخابات میں ان کی مخصوص نشست پر کوئی امیدوار سامنے نہ آیا۔ ان کا ترجمہ قرآن ہمارے مسلمہ تراجم سے مختلف ہے عربی زبان ہمارے لیئے قرآن فہمی کی اساس ہے اور یہ مرتد لیکچرار ہماری بچیوں کو عربی زبان پڑھاتی ہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ ہماری بچیوں کو اپنے کافرانہ عقائد سے متاثر نہ کر دے۔ اس کی وجہ سے بہت سے والدین اپنی بچیوں کو عربی کا مضمون نہیں پڑھنے دیتے اور جن کی بچیاں یہ مضمون لے لیتی ہیں وہ بھی پریشانی سے دوچار رہتے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس لیکچرار کو یہاں سے فوری تبدیل کیا جائے تاکہ ہماری بچیاں اور آنے والی نسلیں نشتر ارتداد سے محفوظ رہ سکیں۔

قادیانیوں کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دینے پر اظہار تشویش۔

گکھڑ۔ یہاں ایک اجلاس زیر صدارت جناب محمد حنیف منعقد ہوا۔ جس میں اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ جس میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سزائے موت پانے والے قادیانیوں کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی ہے۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے پرزور اپیل کی گئی ہے کہ مردان کے قادیانیوں جن کو عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ اس پر جلد از جلد عمل درآمد کرایا جائے اور اجلاس میں یوتھ فورس کے نائب صدر اصغر علی انجم، جنرل سیکرٹری جناب فتح روز خان، خازن اشفاق مغل اور بھائی محمد حنیف کے علاوہ دیگر ممبران نے شرکت کی۔

مجاہدین افغانستان اپنے ایمان کی طاقت سے جہاد جاری رکھیں

پشاور۔ حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے

امیر مولانا نصر اللہ منصور نے لبنان سے ایران پہنچنے پر ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ۲۷ دسمبر کا دن روسیوں کی ذلت اور رسوائی کا دن تھا اور اب روسیوں نے اپنی شکست خود تسلیم کی ہے اور جب تک ایک روسی بھی افغانستان میں موجود ہے۔ ہمارا جہاد جاری رہے گا۔

نڈی کے طلباء نے انجمن سپاہِ ختم نبوت کے قیام کا اعلان کر دیا

راولپنڈی (نمائندہ ختم نبوت) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی میں سکولوں و کالجز کے طلباء کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں شہر بھر میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کا سختی سے نوٹس لیا گیا اور ایک "انجمن سپاہ ختم نبوت" بھی تشکیل دی گئی جو مبلغ ختم نبوت احسان احمد دانش کی سرپرستی میں فتنہ قادیانیت کا محاسبہ کرے گی۔ اجلاس میں طالب علم رہنماؤں ملک صفدر، سعید ملک، محمد اشفاق، محمد علی، سعید بشیر، لیاقت خان، ملک شہزاد، خالد محمود منصور، مجاہد، ساجد محمود اور کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ مبلغ ختم نبوت احسان دانش نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی اسلام اور ملک و ملت کے خلاف سازشوں اور ان کے مکروہ عقائد اور عزائم پر روشنی ڈالی اور طلباء پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں "انجمن سپاہ ختم نبوت" میں شامل ہوں اور دنیائے مرزائیت پر واضح کر دیں۔ کہ ابھی خاتم الانبیاء کے سچے غلام زندہ ہیں۔ طلباء نے عقیدہ ختم نبوت کے لیے ہر قسم کی قربانی اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ بعد ازاں حلف لیا گیا اور احسان احمد دانش کی دعاء سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کو قادیانیوں کے حوالے نہ کیا جائے۔

قادیانی عبادت خانہ کی مسجد سے مشابہت ختم کی جائے ورنہ مسلمانوں کے حوالے کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا اجلاس

امیر مجلس مولانا منیر الدین کی صدارت میں ہوا جس میں مجلس کے تنظیمی امور کو بہتر بنانے پر غور ہوا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مرکز کے فیصلے کے مطابق ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کا سال منانے کے لیے صوبہ بھر میں مجلس کے زیر اہتمام کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں درج ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کردہ ایک نظریاتی مملکت۔ پاکستان میں نصاب تعلیم اسلامی بنایا جائے۔ افسوس کا مقام ہے کہ حکومت بلوچستان نے ٹیکسٹ بک بورڈ کا چیئرمین ایک قادیانی اعجاز احمد کو مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اجلاس اس کی شدید مذمت کرتا ہے اور پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ یہ حکم فوراً واپس لیا جائے ورنہ مسلمان اسکے خلاف شدید احتجاج کریں گے۔

۲۔ یہ اجلاس میٹرک میں دینیات کو اختیاری مضمون قرار دینے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ دینیات کو لازمی قرار دے کر اس میں عقیدہ ختم نبوت کو شامل کیا جائے۔

۳۔ یہ اجلاس حکومت کی اس سازش کی شدید مذمت کرتا ہے جو کہ قادیانی عبادت گاہ کو قادیانیوں کے حوالے کرنے سے متعلق سابق وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی کے ایماء پر تیار کی گئی ہے اور ظفر اللہ جمالی نے قادیانی وفد سے ملاقات کے بعد سربمہر قادیانی عبادت گاہ کی سیل توڑنے کا حکم دے دیا جس پر یہ سیل توڑ دی گئی۔ عالمی مجلس نے مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۸ء کو فوری طور پر ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی لیکن کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی اس کے بعد ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم اور کمشنر کوئٹہ کو بھی درخواست دی گئی لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ مجلس یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ ایک گہری سازش کے تحت امت مسلمہ کے جذبات کو مشتعل کیا جا رہا ہے اور مسلمانوں کو انتہائی اقدام اٹھانے پر مجبور کیا جا رہا ہے اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہ کی مسجد سے مشابہت فوراً ختم کی جائے ورنہ اس کو مسلمانوں کے حوالے کیا جائے۔

۴۔ اجلاس ساہیوال اور سکھر کیس کے قادیانی مجرموں کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان مجرموں کی سزائے موت کو بحال کرتے ہوئے فوری عمل درآمد کیا جائے۔

۵۔ عالمی مجلس کا یہ اجلاس عالم اسلام کے نامور قاری استاذ القراء شیخ عبدالباسط عبدالصمد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لیے

باقی صفحہ ۱ پر

معیاری زیورات کا مرکز

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed

حمید برادرز جیولرز

شاہراہ عراق صدر کراچی

فون : ۵۲۵۴۵۴ ، ۵۲۱۵۰۳

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام دفتر مرکزیہ ملتان میں

سالانہ ردِّ قادیانیت کورس

پندرہ روزہ

مورخہ ۱۵ تا ۳۰ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ

- عالمی مجلس کے دار المبلغین میں ہر سال انہی تاریخوں میں سالانہ ردِ قادیانیت کورس ہوتا ہے جس میں ختمِ نبوت، حیاتِ عیسٰی علیہ السلام، کذبِ مرزا قادیانی، اس محاذ پر ہماری ذمہ داریاں اور ان کے تقاضے مرزائیوں کے سوالات کے جوابات جیسے اہم مضامین پر محاذِ ختمِ نبوت کے قائدین، سکالرز، علماءِ کرام اور مفکرین حضرات لیکچر دیتے ہیں۔
- اس دار المبلغین سے آج تک ہزارہا افراد نے فیض حاصل کیا۔
- اس دار المبلغین نے قادیانیت کے احتساب کیلئے ایسا آہنی شکنجہ تیار کیا جس سے پوری دنیا میں قادیانیت بلبلا اٹھی۔
- اس کورس میں علماءِ کرام، خطیب حضرات، دینی مدارس کے فضلاء و منتہی طلباء، یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز کے طلباء، ٹیچرز، غرضیکہ تمام خواہشمند حضرات کو اُن کی لیاقت کے مطابق شریک ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔
- شرکاءِ کورس کی رہائش، خوراک دفتر کے ذمہ ہوگی، البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ہوگا۔
- سادہ کاغذ پر درخواست مع کوائف آج ہی بھجوائیں۔ مقامی جماعتیں خصوصی دلچسپی لے کر اس کو کامیاب بنائیں۔

الداعی الی الخیر
عزیز الرحمٰن جالندھری ناظمِ اعلیٰ عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون ۷۸۰۹۶